بسم اللہ سبحانہ

المؤمن تحت ظل صدقته يوم القيامة

حرمین شریفین میں ٹونک کی رباطیں

مرتبہ

حکیم قاضی محمد عمران خاں ٹونکی

سکریٹری

وقف حرمین شریفین بیگمات ٹونک

ٹونک راجستھان

(الہند)

بشکریہ جناب خلیل احمد رانا صاحب

بارِ اوّل : ــــــــ تعداد چھ سو

سالِ اشاعت : ــــــــ ۱۹۷۹ء

مقامِ اشاعت : ــــــــ ٹونک راجستھان

باہتمام : ــــــــ مولوی محمد عمر خاں ندوی

قیمت : ــــــــ دس روپے

طباعت : ــــــــ جمال پرنٹنگ پریس، دہلی

شائع کردہ

وقف کمیٹی حرمین شریفین بیگماتِ ٹونک

ٹونک راجستھان (الہند)

بشکریہ جناب خلیل احمد رانا صاحب

پیشکش:۔ محمد احمد ترازی

فہرست

مضمون	صفحات

بسم اللہ

پیش لفظ

مساجد کی تعمیر، رباطوں اور مسافر خانوں کا قیام، صدقاتِ جاریات
چھوڑ کر جانا، اور اس سلسلہ میں ایک دوسرے پر فوقیت حاصل کرنے کا جذبہ،
مسلمانوں میں ہمیشہ پایا جاتا رہا ہے۔ ریاست ٹونک جو راجپوتانہ میں ایک چھوٹی
سی مسلم ریاست تھی، قیامِ ریاست کے بعد ہی، اس ٹونک جیسی چھوٹی بستی میں کثیر تعداد
میں مساجد تعمیر ہوئیں، مسافر خانے، سرائیں اور رباطیں، وجود میں آئیں اور ان تمام
چیزوں کے لیے بے شمار جائیدادیں۔ ان نیک کاموں کے مصارف کے لیے وقف
کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا، جو الحمدللہ اب تک قائم ہے ـــــ اس معاملہ میں
جس طرح عام مسلمانوں نے خوب حصہ لیا ہے، اسی طرح یہاں کے روسائے بھی
پوری توجہ سے کام لیا، جس کی تفصیلات کا یہ موقع نہیں ہے۔

اس کتابچہ میں جس خاص پہلو کو اجاگر کرنا ہے وہ ان روساء اور روسائے
ٹونک کی ان بیگمات کی وہ نہ مٹنے والی، ابدی و سرمدی خدمت ہے جو مکہ مکرمہ
اور مدینہ منورہ میں رباطوں کی شکل میں قائم ہو کر نمودار ہوئی۔

یہ وہ خدمت ہے جس نے ہزاروں میل، دور افتادہ، اس معمولی ریاست
کو، حرمین شریفین جیسے مقاماتِ مقدسہ میں زندہ و جاوید حیثیت عطا کی۔

اور یہ وہ صدقۂ جاریہ ہے جو انشاء اللہ ابد الآباد تک حجاج کرام اور زائرین بیت اللہ الحرام کے قیام کا ذریعہ بن کر، ہمیشہ بانی اور واقف حضرات کی مغفرت اور ان کے لیے وسیلۂ آخرت کا سبب بنتا رہے گا۔

حجاج کی خدمت کرنا، انہیں زیادہ سے زیادہ سہولت پہنچانے کی کوشش کرنا، روانہ ہوتے وقت، دلی جذبات اور قلبی رقتوں کے ساتھ انہیں رخصت کرنا، واپسی کے موقع پر قلبی مسرتوں اور بے پناہ محبتوں کے ساتھ ان کا خیر مقدم کرنا اور ان سے دعائیں کرانا، اس آمد و رفت میں جہاں جہاں ممکن ہو، حجاج کرام کے قیام و طعام کا انتظام کرنا یا ان کی کسی دوسری طرح کی خدمت کا موقع مل جانا، ہمیشہ سے مسلمانوں کا دلی جذبہ رہا ہے۔

یہ وہ جذبۂ خیر ہے جس میں کسی صدی کا مسلمان پیچھے نہیں رہا۔ آج وہ صابو صدیق مسافر خانہ، جس کی چہار منزلہ وسیع و عریض عمارت بمبئی جیسے گنجان شہر میں، آج سے نہیں بیسیوں سال پہلے سے، حجاج کرام کی ہمہ قسم کی خدمت کر کے فخر محسوس کرتی ہے، کون ہے جس کے دل سے اس عظیم الشان عمارت کے بانی اور واقف حضرات کے لیے دل سے دعا نہ نکلتی ہو۔ یہی مقام انشاء اللہ اس بیت الحجاج کو بھی ملے گا جس کی بلند اور جدید ترین عمارت کی تعمیر کا سلسلہ اسی بمبئی شہر میں تیزی سے جاری ہے۔

یہی وہ جذبہ تھا جس نے ہمیشہ بندرگاہوں اور سمندری کناروں پر، حاجیوں کے لیے مسافر خانے کھلوائے، رباطیں قائم کرائیں، سرائیں آباد کرائیں۔ اہلِ خیر نے مستقل طور پر لنگر خانے جاری کر دیئے۔ پھر یہ بات کسی خاص مقام، خاص علاقے اور خاص ملک کے لیے ہی مخصوص نہیں رہی ہے بلکہ دنیا کے ہر علاقے اور ہر ملک میں اسکے آثار پائے جاتے ہیں اور آج بھی

ہر جگہ اس کے مظاہر نظر آتے ہیں۔

کیوں نہیں، سیدالکونین، سرکارِ دوعالم، نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَلْمُؤْمِنُ تَحْتَ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

مومن بندہ قیامت کے دن اپنے صدقۂ جاریہ یا کارِ خیر ہی کا سایہ حاصل کر سکے گا۔

اسی طرح آپ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا مَاتَ اِبْنُ آدَمَ یَنْقَطِعُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ، صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَہٗ۔

جب ابنِ آدم مرجاتا ہے تو اسکے تمام اعمالِ صالحہ کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اوّل صدقۂ جاریہ جو اس نے اپنے لیے چھوڑا ہو۔ دوسرے وہ علم جس کے ذریعہ اسکے مرنے کے بعد بھی نفع حاصل کیا جاتا رہے اور تیسرے وہ صالح اولاد جو اس نے چھوڑی، اور وہ اسکے لیے ہمیشہ ہمیش دعائیں کرتی رہے۔

اسی جذبۂ خیر کے پیشِ نظر ہر دور کے مسلمانوں نے کوشش کی کہ خود حرمین شریفین میں حجاج کرام کے قیام میں جس قدر سہولتیں ممکن ہوسکتی ہوں، ان کو فراہم کرنے کی کوشش کریں اور یہی وہ جذبہ ہے جس کی وجہ سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بے شمار رباطیں، مسافر خانے اور سرائیں وجود میں آتی رہی ہیں۔

راجستھان کی دور افتادہ یہ ریاست، ریاست ٹونک اس معاملہ میں

کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہی ہے۔ حرمین شریفین میں اس ریاست کی ایک نہیں پانچ رباطیں، یکے بعد دیگرے قائم ہوئیں۔ اور ہزاروں نہیں بلکہ اس دور اور اس زمانہ میں. لاکھوں روپئے خرچ کرکے، حجاج کے لیے وہ سہولت پیدا کردی گئی ہے جس کی افادیت کا اندازہ، ایک بار. حج کے موقع پر وہاں قیام کرکے ہی ہو پاتا ہے۔

یہ رباطیں کب قائم ہوئیں، کس طرح قائم ہوئیں، ان کے بیعنامے اور وقف نامے کس کس طرح تیار ہوئے یہی وہ تمام تاریخی مواد ہے جس کو فراہم کرنے اور یکجا مرتب کرکے شائع کرنے کی غرض سے یہ کتابچہ تیار کیا گیا ہے۔

جب تک یہ ریاست اپنی مستقل حیثیت رکھتی تھی، اس وقت تک یہ تمام ریکارڈ محفوظ اور ہر طرح کے خطرات سے مامون و مصئون تھا، لیکن تقسیم ہند اور انضمام ریاست کے بعد جو عام انتشار پیدا ہوا، اس کے پیش نظر سخت خطرہ لاحق تھا کہ آہستہ آہستہ یہ چیزیں ضائع نہ ہوجائیں۔ اس لیے کونسل کے ریکارڈ، توشک خانہ کے دفتر، اور وقف کمیٹی ٹونک کے فائلوں سے اس سلسلہ کی تمام معلومات فراہم کرکے ایک کتاب کی شکل میں پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اللہ نے اس سلسلہ میں دوسرا فضل یہ فرمایا کہ ۱۹۷۶ء میں ان ہی رباطوں کے صحیح حالات معلوم کرنے اور ان کا نظم و نسق سدھارنے کی غرض سے حج بیت اللہ کے سفر کا بھی موقع عنایت فرمادیا۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ دفتری ریکارڈ سے جو حالات جمع کئے گئے تھے، وہاں حاضر ہوکر ان کی تصدیق کرلی گئی۔ عملی طور پر رباطوں کے نقشے تیار کرائے گئے۔ ان کے فوٹو تیار کراکے اس کتابچہ میں شامل کرانے کی کوشش کی گئی۔ امید ہے کہ یہ معلومات، عوام و خواص سب کے لیے مفید رہے گی۔ اور اس کی اشاعت خود ان موقوفہ جائیدادوں کی حفاظت کے لیے بھی اہم

ثابت ہو گی ۔

اِن حالات کو مرتب کرنے کی طرف توجہ، سب سے پہلے ہمارے کرم فرما، مرزا مصطفےٰ بیگ صاحب پینشنر ناظم و حال سکریٹری، ضلع وقف کمیٹی، ٹونک نے دلائی۔ آپ خود اپنی ذات کے لحاظ سے مستقل طور پر معلومات کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہیں۔ اس لیے توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ آپ نے حتی الامکان، اس کی ترتیب و اشاعت میں بھی دلچسپی لی اور پورا پورا تعاون فرمایا۔ اسی طرح جناب شمس الدین احمد صاحب پینشنر ٹریزری آفیسر ٹونک، جو ریاست کے زمانہ میں بھی اسٹیٹ کونسل کے سکریٹری رہے ہیں اور ریاست کے حالات سے پوری طرح باخبر اور واقف کار ہیں۔ پنشن ہو جانے کے بعد بھی عرصہ دراز تک نواب صاحب ٹونک کے پرائیویٹ سکریٹری رہے۔ وقف کمیٹی ٹونک کے پہلے بھی صدر رہے ہیں اور اب بھی ضلع وقف کمیٹی ٹونک کے صدر ہیں، آپ نے بھی اس جذبۂ خیر کو سراہا اور حالات کی ترتیب میں پورے تعاون کا اظہار کرکے ہمت افزائی فرمائی ۔

آپ نے نواب صاحب کے شروع زمانہ ہی سے منشی صفدر حسین صاحب مرحوم دیوان توشک خانہ کے ذریعہ رباطوں کی خریداری اور وقف ہونے سے متعلق کاغذات کو باہر جانے سے روکا اور انکو تلاش کرکے یکجا کرایا۔ پھر پرائیویٹ سکریٹری ہونے پر مزید تلاش کے بعد دیگر دستاویزات بھی حاصل کیں اور ان کو محفوظ کیا۔ آج یہی اہم مواد اس کتاب کی ترتیب میں ممد و معاون ثابت ہو رہا ہے ۔

اس سلسلہ میں ہم عالی جناب معلّی القاب عزیز الدولہ امیر الملک ہز ہائنیس نواب محمد اسمٰعیل علی خاں صاحب صولت جنگ مرحوم و مغفور (افسوس آج ہمیں انہیں مرحوم و مغفور اور جنت آرام گاہ لکھنا پڑ رہا ہے۔ ورنہ جس وقت یہ

حالات تین سال قبل ترتیب دیئے گئے تھے اس وقت موصوف حیات تھے اور ان حالات کی اشاعت میں بڑی دلچسپی کا اظہار فرما رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ نواب صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کی لغزشوں سے درگزر فرمائے اور ان کے بزرگوں نے حرمین شریفین میں جو صدقاتِ جاریہ چھوڑے ہیں، انکے صدقے، مرحوم کے درجات بھی بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین) کے نہایت مشکور ہیں کہ آپ نے وقت پر اصل سندات عنایت فرمائیں۔ اور انہیں نقل کرنے اور ان کا عکس لے کر انہیں شائع کرنے کی اجازت عطا فرمادی۔ وہ خود رئیس تھے اور اپنے بزرگ رئیسوں کے جانشین ہونے کی حیثیت سے بہ نفسِ نفیس ان رباطوں کے متولی بھی تھے۔ اور ان رباطوں میں سے ایک رباط تو خود آپ کی والدہ صاحبہ محترمہ، ملکہ جمیل الزمانی بیگم صاحبہ (اللہ تعالےٰ انہیں خیر و عافیت کے ساتھ زندہ و سلامت رکھے) کی خرید کردہ اور وقف کردہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سرکار عالی نے اس ریکارڈ کی اشاعت کی اجازت دے کر تمام مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا ہے۔

دوسرا احسان جس کا ذکر اگرچہ اس وقت بے موقع ہے لیکن چونکہ ایک اعتبار سے وہ بھی حرمین شریفین اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک ہی سے متعلق ہے اس لیے اس موقع پر اس کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ یہ اقدام کرنے میں سرکار نے جس طرح اپنے حقیقی اور دلی جذبہ کا اظہار کر کے دور بینی اور پیش بینی کا ثبوت دیا ہے، اور اللہ کے یہاں بڑے اجر و ثواب کے مستحق ہوئے ہیں۔ اس طرح تمام مسلمانوں پر بھی بڑا احسان کیا ہے کہ ریاست ٹونک کا وہ روایتی اور تاریخی میلاد النبی کا وہ بیش بہا اور قیمتی، سونے چاندی کا سامان

جو ان کے بزرگ رئیسوں کا جمع کردہ اور ان کے جذبہ حب النبی کا بہترین نمونہ تھا، جرأت اور ہمت کے ساتھ ہمیشہ ہمیش تک کے لیے وقف ہونے کا اظہار فرمایا۔ سامان ہی نہیں جس محل میں مولود شریف کی یہ محفلیں منعقد ہوا کرتی تھیں اور اب بھی منعقد ہوتی ہیں معہ اسکے متعلقہ صحن و بالائی عمارت اور غرب مدریہ زردالنے کے "وقف فرمادیا۔ اسی دروازے کے سامنے منظر باغ کی مسجد ہے اور مسجد کے پیچھے کی تمام زرعی زمین بھی مسجد وغیرہ کے مصارف کے لیے وقف ہے۔ یہ پورا پلاٹ اسی غرض سے وقف ہے۔ پھر وقف کرنے کے بعد چند ذمہ داروں کو طلب فرماکر (جس میں میں خود بھی شامل ہوں اور اسی وجہ سے ان کے اس حقیقی جذبہ کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں) ہدایت کی کہ جب تک ممکن ہو سکے میلاد کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رکھا جائے اور پوری کوشش کی جائے کہ یہ سلسلہ منقطع نہ ہو تاکہ ہمارے ان بزرگوں کی یہ یادگار قائم رہے۔ اگر اتفاق سے کبھی یہ سلسلہ بالکل منقطع ہو جائے اور اس کا باقی رکھنا کسی طرح ممکن نظر نہ آئے تو یہ سامان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کیلئے وقف ہے۔ یہ تمام سامان وہاں پیش کر دیا جائے تاکہ روضۂ پاک میں محفوظ رہے یا روضۂ پاک پر صرف کر دیا جائے۔ یہ ہدایت ان کی ایک امانت تھی جس کا ذکر کرنا حرمین شریفین کے اس وقف کے سلسلے میں میرے لیے ضروری اور برمحل تھا۔ اللہ تعالےٰ اس وقف کو بھی قبول فرمائے۔

اس کتاب کی ترتیب میں وقف کے سلسلہ کے ابتدائی حالات بھی بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور جو خط و کتابت اس سلسلہ میں ریاست کی جانب سے ہوتی رہی اس سے بھی واقعات اخذ کرنے میں پورا استفادہ کیا گیا ہے۔ اصل سندات اور رباطوں سے متعلق تمام حسابات کی نقول شامل کی گئی

ہیں۔ عربی عبارت کے بعد اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ اصل اسناد کے عکس بھی فوٹو کاپی کرا کے شائع کرائے جا رہے ہیں تاکہ یہ ذخیرہ اور تاریخی ریکارڈ پوری طرح محفوظ رہ سکے۔

کتابچہ کو زیادہ مفید بنانے کے پیش نظر، جہاں جس کا ذکر آیا ہے، وہاں فٹ نوٹ کی شکل میں وضاحتی نوٹ دینے کی کوشش بھی کی گئی ہے تاکہ یہ ذخیرہ مکمل حالت میں سامنے آئے۔

میں اس کتابچہ کی ترتیب اور اس کی اشاعت کے سلسلہ میں "وقف حرمین شریفین بیگمات ٹونک" اور اس کمیٹی کے تمام اراکین کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اس ریکارڈ کا شائع ہونا ضروری سمجھ کر اس کتابچہ کی اشاعت کے اسباب فراہم کیے۔ اور ادارہ کی جانب سے اس کی اشاعت کے مصارف برداشت کیے۔ بحمد اللہ یہ ادارہ حرمین شریفین کے ان اوقاف اور ان موقوفہ جائیدادوں کی خدمت پوری مستعدی اور دیانت داری کے ساتھ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس سلسلہ میں ادارہ کی جانب سے مجھے ان رباطوں کے تفصیلی حالات دیکھنے، ان کا نظم و نسق سدھارنے اور حجاج کو مزید سہولت اور راحت کے اسباب فراہم کرنے کی غرض سے حج کے موقع پر حرمین شریفین میں حاضر ہونے کا موقع ملا ہے۔ اور بحمد اللہ اس زمانہ قیام میں اس سفر کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ اس محنت کو قبول فرمائے۔ اور یہ رباطیں جو واقف حضرات کی زندہ و جاوید یادگاریں ہیں، قیامت تک اسی طرح حجاج کرام اور زائرین بیت اللہ الحرام کے کام آتی رہیں۔ اور ہر دور میں ان سے اسی طرح استفادہ کیا جاتا رہے۔ (آمین)

وما ذٰلک علی اللہ بعزیز

المُرتّب

28105

محمد عمران عُفی عنہٗ

(حکیم محمد عمران خاں ٹونکی)

سکریٹری

وقف حرمین شریفین بیگمات ٹونک

ٹونک (راجستھان)

(الہند)

۱۰ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۷۸ء روز یک شنبہ

نوٹ:- اس کتاب کے زیادہ حصہ پر نظر ثانی کا موقع چونکہ سفر حج میں ملا تھا۔ اس لیے اس مقدمہ کی تکمیل سفر سے واپسی میں بتاریخ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۷۷ء بروز سہ شنبہ بوقت ۱۰ بجے دن کے اس وقت ہوئی جبکہ ہمارا جہاز محمدی بندرگاہ عدن میں کچھ دیر کے لیے لنگر انداز تھا۔ بعض عوائق اور مجبوریوں کی وجہ سے یہ کتابچہ اس وقت شائع نہ ہوسکا اور اب اس کی اشاعت کا موقع مل رہا ہے۔

جذباتِ خیر

اور

رباطوں کی خریداری

راجپوتانہ کی یہ ریاست، ریاست ٹونک، ۱۸۱۷ء، ۱۲۳۴ھ میں ضابطہ میں قائم ہوئی۔ یہاں کے رؤسا چونکہ علم دوست اور علماء کے قدردان تھے اسلئے جلد ہی اس ریاست میں، علماء، صلحاء، اور نیک جذبہ رکھنے والا اچھا خاصا طبقہ آہستہ آہستہ جمع ہوکر آباد ہوگیا۔ مسجدیں آباد ہوئیں، مدرسے قائم ہونے، سرائیں اور مسافر خانے تعمیر ہونے اور ہر نیک کام میں ایک دوسرے پر فوقیت حاصل کرنے کے پیشِ نظر ہر طبقے اور ہر حلقے کی جانب سے خیر ہی خیر کے آثار نمودار ہونے لگے۔

حج کا جذبہ بھی چونکہ ایک مسلمان کا فطری جذبہ ہے، اس لیے جدید آبادی میں ان اہلِ خیر کے جمع ہونے کے بعد ہی سے یہاں حجاج کی آمدرفت کا سلسلہ بھی بدستور قائم رہا۔ اور کثرت سے لوگ حرمین شریفین میں حاضر ہوکر اپنے فریضۂ حج کی ادائیگی میں برابر مصروف رہے۔ اس ریاست سے جانے والے حجاج کی تاریخ بھی چونکہ ایک مستقل تاریخ کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے اسے بھی مرتب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

بہرحال یہ بات متعین ہے کہ یہاں کے خواص وعوام اور یہاں کے رؤسا کے ان ہی مذہبی رجحانات کی وجہ سے، یہاں کے ہر طبقے میں خیر کا جذبہ تھا۔ اوّل تو اس دور کا ماحول ہی انسانوں کو ہمیشہ اچھے کاموں کیلئے

آمادہ کرتا رہتا تھا۔ لیکن بعض روحیں پیدائشی طور پر کچھ خصوصی جذبہ اور خصوصی صلاحیت اپنے میں ساتھ لے کر آیا کرتی ہیں ـــــ ان ہی اصحاب خیر میں یہاں کی چند بیگمات بھی تھیں، جو بلا انتہا اپنی خیر خیرات، داد و دہش اور غربا نوازی و مساکین پروری میں نہ صرف مشہور تھیں، بلکہ واقع میں وہ ہر خیر کے کاموں میں بہانے تلاش کیا کرتی تھیں۔ یہ لوگ مجسم خیر تھے۔ خیر کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ان کی ذات لوگوں کے لیے باعث رحمت و برکت تھی۔ فردوس زمانی بیگم صاحبہ، ہاجرہ بیگم اور خلیل زمانی بیگم صاحبہ وغیرہ ان میں سے چند ہیں جو ہمیشہ اس تلاش میں رہا کرتی تھیں کہ ان کی ذات سے کسی کو فیض پہنچے۔ کسی غریب کی مدد ہو، کسی بے سہارے کا سہارا بنیں اور کسی ضرورتمند کی ضرورت پوری کر سکیں۔ یا پھر صدقہ جاریہ کے طور پر ایسی یادگار قائم کر جائیں جو ابد تک ان کے لیے اجر کا سبب بن سکے۔

حرمین شریفین میں رباطیں قائم کرنے کے سلسلے میں بھی ان ہی بیگمات میں سے ایک بیگم صاحبہ نے پیش قدمی کی ـــ یہ تھیں ملکہ فردوس[1] زمانی بیگم صاحبہ جو یہاں لاڈلی بیگم کے نام سے معروف و مشہور تھیں ـــ یہ بیگم ایسی صاحب خیر بیگم گذری ہیں کہ آج بھی پورے ٹونک کی موقوفہ جائیدادوں میں ان ہی بیگم کی موقوفہ جائیدادیں غالب ہیں۔ نواب ابراہیم علی خاں صاحب (۱۸۶۸ء، ۱۹۳۰ء) جو روسائے ٹونک میں چہارم رئیس کی حیثیت رکھتے ہیں، ان کی بیگم تھیں۔ کسی رئیس خاندان سے تعلق نہ ہونے کے باوجود، قسمت ایسی زبردست لائی تھیں کہ شاید و باید۔ چونکہ ایک شریف خاندان کی فرد تھیں اور خود بھی شریفانہ مزاج لے کر آئی تھیں، اس لیے نواب کی بیگم بن جانے کے بعد اللہ نے انہیں ایسا ہی بلند مرتبہ عنایت فرمایا۔ بقول مرتب "بستان اسیری"

[1] المتوفیہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۲۹ء

"اس بیگم کا ٹونک کی تاریخ میں وہ اعلیٰ مرتبہ ہے جو تاریخِ ہندوستان میں نور جہاں بیگم کا"۔

ان کے والد محمود خاں رامپوری ایک شریف النسل اور شریف النسب پٹھان تھے۔ شریف خاندان سے متعلق ہونے کی وجہ سے انہوں نے اچھے ماحول میں پرورش پائی تھی۔ اس لیے نواب کی بیگم بننے کے بعد آہستہ آہستہ ان کا مرتبہ بہت بلند ہوتا گیا۔

۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۱۱ھ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان بیگم صاحبہ کو حجِ بیت اللہ اور زیارتِ حرمین شریفین سے مشرف فرمایا۔ ۲۴ر فروری ۱۸۹۴ء مطابق ۱۶ر شعبان ۱۳۱۱ھ کو بیگم صاحبہ کا قافلہ، جو (۱۶۱) افراد پر مشتمل تھا ٹونک سے روانہ ہوا۔ قافلہ میں ۸۶ مرد اور ۷۵ عورتیں تھیں۔ ان میں آپ کے کچھ پیران متعدد صاحبزادگان، ریاست کے چند رؤسا و امرا و دیگر خدمت گاران، اور ان کی خدمتی بڑی بوڑھیاں سب ہی شامل تھے۔ ریاست کی جانب سے قافلہ کی حفاظت کے لیے پلٹن کے سپاہیوں کے سات پہرے مقرر کیے گئے تھے۔

۲۴ر رمضان ۱۳۱۱ھ کو یہ قافلہ مکہ معظمہ پہنچا۔ ریاست کی جانب سے پہلے سے ضروری اطلاعات پہنچا دی گئی تھیں۔ جب یہ قافلہ جدہ پہنچا ہے تو جدہ برٹش کونسل نے بیگم صاحبہ کا پورا استقبال کیا۔ مکہ پہنچنے پر شریف مکہ نے خاص طور پر استقبال کیا۔ ۳ر شوال ۱۳۱۱ھ کو یہ قافلہ مدینہ طیبہ کے لیے روانہ ہوا۔ وہاں سے واپسی پر، حج اور مناسکِ حج سے وقت پر سبکدوشی ہوئی۔ اور ایک سال وہیں قیام رہا۔ ۱۲ر فروری ۱۸۹۶ء مطابق ۲۶ر شعبان ۱۳۱۳ھ کو دو سال میں یہ قافلہ واپس ٹونک پہنچا۔[1]

---

[1] تاریخ ٹونک۔ از آبرو

حرمین شریفین میں رباطیں قائم کرنے کا جذبہ اُسی وقت سے بیگم صاحبہ کے ذہن میں جاگزیں تھا۔ اور انہیں پوری طرح احساس تھا کہ وہاں حجاج کرام کو قیام کے سلسلے میں کس قدر تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ ان کی اس تیرت اور اس آرزو کی تکمیل ۱۳۲۷ھ میں ہو سکی۔

حاجی علی جان دہلوی کا خاندان، دہلی کا مشہور تاجر خاندان تھا۔ ان کی دکانیں حرمین شریفین میں کامیابی سے چل رہی تھیں۔ اس خاندان کا تعلق ریاست ٹونک سے بھی تھا۔ اور روساء ٹونک اس خاندان پر بڑا اعتماد کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی خاندان کے ذریعہ مکہ مکرمہ میں جائیداد کی خریداری کی بات چیت شروع ہو گئی۔

۱۳۲۷ھ میں پہلی جائیداد، حارۃ الباب، مکہ مکرمہ میں رباطِ ٹونک قائم کرنے کی غرض سے خریدی گئی۔ اور رباطِ فردوسیہ کے نام سے آباد ہوئی۔ اور حجاج کرام کے قیام کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ رباط کی یہ افادیت دیکھ کر نواب صاحب کی دوسری بیگمات کو بھی اسی طرح کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ نواب خلیل زمانی بیگم صاحبہ جو نواب صاحب کی بیگم ہونے کے ساتھ ساتھ، اسی خاندانِ امیریہ کی ایک فرد، اور صاحبزادہ عبدالرحیم خاں پسر صاحبزادہ حافظ محمد جلال خاں پسر نواب وزیر الدولہ کی بیٹی تھیں۔ ان کی جانب سے مکہ مکرمہ میں ایک دوسری جائداد خریدنے کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ ۱۳۲۹ھ میں مکہ مکرمہ کے محلہ شامیہ میں ایک دوسری عمارت خریدی گئی۔ جو رباطِ خلیلیہ کے نام سے بحمداللہ آباد اور حرم شریف سے بہت قریب واقع ہے۔

اس خریداری کو ابھی دو سال بھی نہیں گذرے تھے کہ ان ہی بیگم صاحبہ کی جانب سے حجاج کے لیے ایک اور نامکمل عمارت خریدی گئی جو اسی محلہ شامیہ

میں، سابق رباط سے قریب ہی کچھ بلندی پر واقع ہے۔ یہ رباط اب تک نامکمل اور غیر آباد ہے۔

یہ تمام عمارتیں اب تک مکہ مکرمہ میں خریدی گئی تھیں۔ مدینہ منورہ میں حجاج کرام کے قیام کے لیے ٹونک کی کوئی رباط نہیں تھی۔ مدینہ میں بھی ان ہی فردوس زمانی بیگم صاحبہ نے اس سلسلہ میں پیش قدمی کی۔ اور ۱۳۴۲ھ میں ان کی جانب سے ایک جائیداد، حرم مدینہ سے بہت قریب محلہ درویشیہ میں خرید کر وقف کی گئی۔ اور اس طرح مکہ کے ساتھ ساتھ مدینہ میں بھی، ٹونک اور قرب و جوار کے حجاج کے قیام کا انتظام ہو گیا۔

رباطوں کی افادیت اور ان رباطوں میں حجاج کرام کے قیام کا انتظام دیکھکر، نواب صاحب ٹونک کی ایک تیسری بیگم، نواب جمیل الزمانی بیگم صاحبہ نے بھی مدینہ شریف میں ایک اور رباط قائم کرنے کی تحریک شروع کر دی۔ اور ۱۳۴۴ھ میں سابق رباط سے متصل ایک دوسری عمارت خرید لی گئی جو حجاج کرام کے قیام کے لیے مزید سہولت کا سبب بنی۔ اس طرح مدینہ شریف میں ٹونک کی دو رباطیں ہو گئیں۔ اور اس وقت سے اب تک بحمد اللہ آباد ہیں اور حجاج کرام و زائرین بیت اللہ الحرام کے خوب کام آ رہی ہیں اور دن بدن اور ترقی پذیر ہیں۔

ان تمام رباطوں کی خریداری اور ان کے بیعناموں اور وقف ناموں کی تفصیلات ہر رباط کے بیان میں علیحدہ علیحدہ تفصیل سے بیان کی جائیں گی۔

اس موقع پر وقف کرنے والی بیگمات کے زمرے میں صاحبزادی احمد النساء[1] بیگم صاحبہ کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ بیگم، صاحبزادہ عبدالعلیم خاں صاحب کی بیگم تھیں اور جناب فردوس زمانی بیگم صاحبہ کی دختر تھیں۔ نیکی اور کار خیر کی طرف رغبت، ماں کی جانب سے ورثہ میں ملی تھی۔ اسی وجہ سے

[1] المتوفیہ ۲۶ر اپریل ۱۹۶۰ء

انہوں نے اپنی حویلی کا ایک مستقل اور معتد بہ حصّہ، مدرسہ بنات المسلمین واقع ٹونک کے لیے وقف فرمایا۔ اور کچھ مزروعہ زمین بھی اس مدرسہ کے لیے وقف کی۔ ان ہی بیگم صاحبہ نے ۱۹۵۹ء میں اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کی رباطوں کی مرمت کے لیے مبلغ گیارہ ہزار روپئے کی رقم وقف کی اور اس کے لیے ایک باضابطہ کمیٹی مقرر کر کے وقف نامہ کی رجسٹری کرائی۔ یہ رقم بحمداللہ محفوظ ہے اور اسے جلد از جلد حکومتِ ہند کی معرفت سعودی عرب منتقل کرنے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ جو انشاء اللہ اپنے مصرف میں صرف ہوگی۔

اس رقم کو وقف کرنے والی اصل بیگم صاحبہ، واقعی قابلِ مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اپنے بزرگوں اور سابق بیگمات کے نقشِ قدم پر چل کر یہ رقم وقف کرنے میں صحیح پیش قدمی کی۔ خدا کرے یہ رقم جلد سے جلد سعودی عرب منتقل ہو کر اپنے مصرف میں صرف ہو اور اسے دیکھ کر اللہ کے دوسرے نیک بندوں کو بھی رغبت ہو کہ وہ بیش از بیش اس کارِ خیر میں حصّہ لے کر ان موقوفہ رباطوں کی بقاء، ان کی حفاظت اور ان کی افادیت میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ جو حضرات اس طرف توجہ کریں گے، اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ وہ انہیں بھی اس صدقۂ جاریہ کے ثواب میں برابر شریک رکھے گا۔

یہ تھی خریداری کی وہ تفصیل جو ٹونک کی ان رباطوں کے قائم ہونے کے سلسلے میں اوّل سے آخر تک پیش آئی۔ اور یہ تھے وہ حالات، اسباب و عوامل جن کے تحت یہ تمام خریداریاں ماشاء اللہ وقوع پذیر ہوئیں۔

حرمین شریفین کی ان رباطوں سے کس قدر فائدہ اور کیسی سہولت ہے اس کا صحیح اندازہ ایک بار یہاں حاضر ہونے اور ان میں قیام کی سہولت حاصل ہو جانے کے بعد ہوا کرتا ہے۔ اس وقت آدمی کو اندازہ ہوتا ہے کہ رباط میں قیام کی جگہ

نہ ملنے پر ایک حاجی کو کس قدر پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور کثیر رقم دیکر
کبھی وہاں صرف اس قدر جگہ مل پاتی ہے کہ آدمی صرف اپنا بستر بچھا سکے اور
ضروری سامان رکھ سکے۔ یہ دن رات کی وہ باتیں ہیں جن سے ہر حاجی کو
سابقہ پیش آتا ہے۔ اس کے برخلاف جب حاجی کو رباط میں جگہ مل جاتی ہے
تو اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ کن کن مشکلات اور مالی پریشانیوں سے محفوظ ہو گیا
اس وقت وقف کرنے والے حضرات کے لیے اس کے دل سے دعا نکلتی ہے
اور اسی وقت یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ خدا مغفرت فرمائے ان مرحوم بیگمات
کی جنہوں نے اس قدر چھوٹی ریاست ہونے کے باوجود اپنے نیک جذبہ کے
پیشِ نظر یہاں حرمین شریفین میں ایک نہیں، پانچ رباطیں وقف کرکے کیا
خیر کا کام انجام دیا ہے۔ یہ وہ صدقہ، جاریہ ہے جس کا اجر قیامت تک انہیں
ملتا رہے گا۔ اور ہمیشہ حجاج اور زائرین کی جانب سے ان کے لیے دل سے
دعائیں نکلتی رہیں گی۔ بھلا ساٹھ ستر سال پہلے کا یہ جذبہ (اور یہ دور بینی) آج
اس وقت کام آرہا ہے جبکہ حرم مکہ اور حرم مدینہ میں تو شہری زمین کی
مانگ اور طلب کا یہ عالم ہو چکا ہے کہ کسی قطعہ کو حاصل کرنا اب لاکھوں نہیں
کروڑوں ریال پر موقوف ہے۔ بلکہ اس پر بھی مشکل نظر آتا ہے۔

یہ ان نیک بیبیوں کا طفیل اور صدقہ ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ
میں راجستھان کے اس ریگستان اور کوہستان کا ایک چھوٹا سا شہر ٹونک،
ان رباطوں ہی کی وجہ سے دونوں متبرک مقامات پر پوری طرح متعارف ہے
اور ٹونک کی رباطیں ہر حلقہ میں جانی پہچانی اور سمجھی جاتی ہیں اللہ تعالٰی
ان رباطوں کا فیض قیامت تک جاری رکھے اور وقف کرنے والی بیگمات
کا مقام اعلیٰ علیین اور جنت الفردوس میں عطا فرمائے۔ جنہوں نے اِن

رباطوں کو یہاں قائم کر کے حجاج کرام کے لیے ہمیشہ ہمیش کو قیام و سہولت کا وہ ذریعہ پیدا کر دیا جس سے استفادہ انشاءاللہ قیامت تک کیا جاتا رہے گا اور ٹونک کی یہ رباطیں انشاءاللہ اسی طرح آباد اور سال بسال ترقی کرتی رہیں گی ۔ آمین اللّٰہم آمین ۔

رَباطِ فردَوسیہ

وَاقع حارۃ الباب، مکّہ مکرمہ

(موقوفہ محترمہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ عرف لاڈلی بیگم)

یہ رباط "حارۃ الباب" میں مکّہ جدہ روڈ پر لبِ سڑک بڑے اچھے محلِ وقوع پر واقع ہے۔ شارع عام پر ہونے کی وجہ سے ہر طرح کی سہولت حاصل ہے۔ رباط کے مقابل جو عمارت ہے اس میں عرصہ سے پولیس چوکی قائم تھی لیکن اب وہ عمارت کسی معلم صاحب کے پاس ہے۔ رباط کے مقابل "نہر زبیدہ" کا مخزن بھی ہے جس سے حجاج کرام برابر استفادہ کرتے رہتے ہیں ——

رباط کے سامنے ہی کچھ فاصلہ پر "مدرسہ صولتیہ" کی عمارت ہے۔ یہ مدرسہ چونکہ ہند و پاک کے علماء اور دوسرے حجاج کا مرکز رہتا ہے اس اعتبار سے بھی یہ رباط بڑے اچھے محلِ وقوع پر واقع ہے۔

رباط سے قریب ہی "زقاق الدہلوی" ہے، جس میں دہلوی حضرات کے مکانات ہیں جو اس رباط کے نگراں اور ناظر ہیں۔ اس کے قریب ہی لبِ سڑک حضرت خالد بن ولید رضؓ کا وہ اثری مقام ہے جہاں فتح مکہ کے دن، حضرت خالد رضؓ نے اپنا جھنڈہ قائم کیا تھا۔ یہاں ایک مسجد بنا دی گئی ہے۔ اور اس حکومت نے اس مسجد کی تجدید کر کے اسے جدید قسم کی بہترین عمارت

میں منتقل کر دیا ہے اسی وجہ سے یہ شارع "شارع ابن الولید" کہلاتا ہے۔

اس رباط کی خریداری ۱۳۲۷ھ میں ہوئی اس لیے رباط کے صدر دروازے پر ایک کتبہ لگا ہوا ہے جس پر کندہ ہے :

"رباط حجاج ٹونک، فردوس زمانی بیگم"
۱۳۲۷ھ

چونکہ ٹونک کی ان رباطوں کی خریداری دہلوی حضرات کی معرفت ہوئی۔ اور اس وقت کے ملکی قوانین کے مطابق وہاں کوئی جائیداد کسی غیر ملکی کے نام سے نہیں خریدی جاسکتی تھی، اس لیے ۱۳۲۷ھ ۱۹۱۰ء میں مکہ معظمہ میں سب سے پہلے حارۃ الباب کی یہی جائیداد جو رباط فردوسیہ کے نام سے اب تک بحمد اللہ قائم اور آباد ہے، اس کی خریداری ایک ہزار گنی انگریزی میں ہوئی۔ اور قانونی مجبوریوں کی وجہ سے الشیخ عثمان ساب کے نام سے خریداری ہوئی اور وقف کی گئی۔ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ کو اس جائیداد کی رجسٹری ہوئی۔ الشیخ عبد الجبار دہلوی کو اس جائیداد کا متولی بنایا گیا، اس رباط کی نظامت اب تک ان ہی کی اولاد میں چل رہی ہے۔ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۲۸ھ، ۱۹۱۰ء کو مزید احتیاط اس جائیداد کی اصل سند پر الشیخ عثمان ساب اور عبد الجبار دہلوی کی جانب سے لکھا گیا کہ یہ خریداری اور وقف دراصل نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ کے پیسے سے ہے اور ان ہی کی جانب سے ہے۔ یہ تمام تکملات ہو جانے کے بعد اسی سال سے اس رباط میں حجاج کے قیام کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

رباط کی خریداری کے بعد حاجی عبد الستار عبد الجبار دہلوی حضرات کی جانب سے رباط کی خریداری اور ہونے والے مصارف کا مکمل حساب باقاعدہ یہاں بھیجا گیا۔ ذیل میں اس حساب کی نقل دی جارہی ہے تاکہ پوری تفصیلات

معلوم ہوسکیں اور یہ حساب آئندہ ریکارڈ میں محفوظ بھی رہ سکے۔ ان حسابات کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۱۳۲۷ھ کے اوائل سے بیگم صاحبہ نے رباط کی خریداری کے لئے رقوم روانہ کرنا شروع کردی تھیں۔ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ کو حارۃ الباب والے مکان کی خریداری ہوئی۔ اور اس کی تکمیل کے سلسلہ میں جس قدر مصارف ہوئے وہ کئے گئے۔ بعد تکمیل ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ کو اس کا پورا حساب بنا کر بیگم صاحبہ کی خدمت میں ارسال کردیا گیا۔ اس حساب کی فوٹو اسٹیٹ کاپی اور وقف نامہ کی فوٹو کاپی کے ساتھ شامل ہے۔

یہ رباط ماشاء اللہ چار منزلہ عمارت ہے۔ ہر منزل میں ایک بڑا ہال اور حسب گنجائش چھوٹے بڑے کمرے ہیں۔ ہر منزل میں حسب ضرورت غسلخانے اور بیت الخلاء موجود ہیں۔ پوری رباط میں بجلی اور پانی کے نل کی فٹنگ ہے۔ جس سے حجاج کرام استفادہ کیا کرتے ہیں۔ پرانی عمارت ہونے کی وجہ سے چونکہ مکمل طور پر قابلِ مرمت ہے اس لیے رباط کی حالت بہت خستہ ہے۔ اسی رباط کے ایک کمرہ میں ۱۳۹۶ھ میں آگ لگ گئی تھی جس کی وجہ سے وہ کمرہ قابلِ رہائش نہیں رہا تھا۔ اب کچھ مرمت ہو گئی ہے۔ لیکن پوری رباط اہلِ خیر حضرات کے تعاون اور مالی امداد کی منتظر ہے تاکہ خاطر خواہ مرمت ہو سکے اور حجاج کی رہائش و قیام کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ مفید اور ممد و معاون ثابت ہو سکے۔

اس رباط کی نگرانی اور فوری دیکھ بھال کے لیے ناظر حضرات کی جانب سے ایک بواب مقرر رہتا ہے۔ جو اپنے متعلقین کے ساتھ رباط ہی میں قیام پذیر رہے۔ تاکہ حجاج سے براہِ راست رابطہ قائم رہے۔ رباط میں قیام کرنے کے لیے کسی قسم کا کوئی کرایہ وصول نہیں کیا جاتا۔ بجلی پانی کے مصارف کے لیے اس رباط میں بیس ریال فی حاجی جمع کرائے جاتے تھے۔ اور اس کی باقاعدہ

رسید دی جاتی ہے ۔ یہ رقم اگرچہ صرف بجلی پانی کے مصارف کے لیے ہی کافی نہیں ہوتی ۔ چہ جائیکہ اس آمدنی سے رباط کی مرمت کا موقع مل جائے لیکن ایک سلسلہ ہے جو چل رہا ہے ۔ سال گذشتہ سے یہ رقم پچاس ریال کر دی گئی ہے تاکہ بجلی پانی کے مصارف بآسانی ہو سکیں ۔

اس سے پہلے اس رباط کے ناظر الشیخ عبدالباری الدہلوی تھے ۔ ان کے انتقال کے بعد اُن کے بیٹے الشیخ یحیٰی اور ان کی جانب سے الشیخ محمود الدہلوی ابن الشیخ عبدالوہاب الدہلوی اِس وقت اس رباط کی نظارت کی خدمت انجام دے رہے ہیں ۔

اب اس رباط کی خریداری کے حسابات اور رباط کے اصل وقف نامہ کی فوٹو کاپی دی جارہی ہے جو ساتھ میں شامل ہے ۔

خلاصہ وقف نامہ

رباط مکہ مکرمہ

(موقوفہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ - لاڈلی بیگم)

الزجبہ غیر نافذہ (کوچہ غیر نافذہ)

شمال (شاماً)
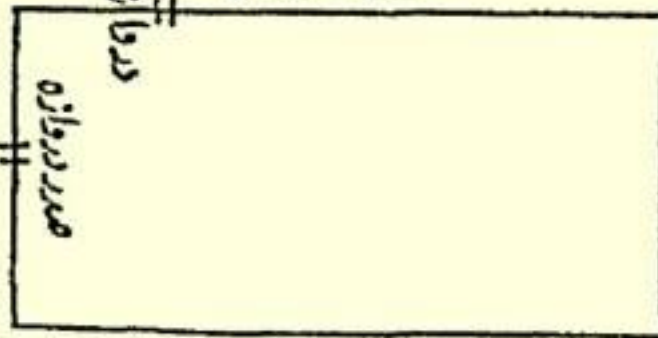
دروازہ تندوان

صدر دروازہ

دکانیں غرب دکانیں

الشارع العام المعروف بالغزہ

(سارع قاعۃ عمرو)

شرق

مکان عمرو ابو بکر ابراہیم بن شاہین الفضل و عمرو

و مکان ورثاء صالح آفندی الشیبی

جنوب (یمناً)

ارض موقوفہ علی صالح المسجد الحرام (والناظر علیہ سید ابراہیم نائب الحرم)

اصل خریدار و واقف۔ صاحبزادی فردوس زمانی بیگم۔

خریدار و واقف تحریری۔ الشیخ عثمان ساب ابن المرحوم الشیخ ابراہیم خطیب السرتی ابن جمال خطیب مولد مکہ۔

بائع۔ مولانا السید عبداللہ الزواوی بن المرحوم مولانا السید محمد صالح بن السید عبدالرحمن بن ابی بکر الزواوی (یہ جائداد ان کی ۱۳۱۰ھ کی خریدی ہوئی تھی)

تاریخ سند۔ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ

نمبر قبالہ۔ نومبر ۷۷۔ قید و مقابلہ اولہ ۹۶۰

قیمت۔ (الف لیرہ انگیزیہ) ایک ہزار گنی انگریزی

مصدق۔ السید احمد بن صالح نائب الوکیل۔

قاضی وقت۔ مولانا فخر النواب الحاکم الشرعی الحنفی

متولی یا ناظر۔ الشیخ عبدالجبار بن الشیخ عبدالرحمن بن علی جان الدہلوی۔

اس وقف نامہ و بیع نامہ کے آخر میں الشیخ عثمان ساب اور الشیخ عبدالجبار دہلوی کا مزید اقرار ہے کہ یہ جائداد نواب فردوس زمانی بیگم۔ لاڈلی بیگم صاحبہ کی جانب سے ہی ان کی رقم سے خریدی گئی ہے۔ ہمارا اس میں کچھ نہیں ہے۔ اور یہ تمام شرطیں بھی ان کی جانب سے ہیں۔ یہ تحریر ۱۰ر محرم ۱۳۲۸ھ کی ہے اور دیگر گواہیاں بھی اس پر ہو رہی ہیں۔

وقف نامہ رباط فردوسیہ

حارۃ الباب۔ مکّہ مکرّمہ

غایۃ ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۲۷ھ

(دستخط) السید احمد بن صالح نائب وکیل عز شانہ

المولیخلافۃ بمکۃ المکرمۃ نمقہ الفقیر الیہ

ٹکٹ

مہر (السید احمد ۱۳۲۵)

الحمد للہ عز شانہ

ھذہ حجۃ شرعیۃ صدرت بمحکمۃ مکۃ البھیۃ بین یدی مولانا فخر النواب الکرام، وعمدۃ الفضلاء الفخام، الحاکم الشرعی الحنفی، الراجی لطف ربہ الخفی، الواضع اسمہ وختمہ الکریمین فیہ اعلاہ، دام فضلہ، ومجدہ وعلاہ مضمونہا حضر الی المجلس الشرعی ومحفل الدین المنیف المرعی، المکرم الشیخ عثمان ساب بن المرحوم الشیخ ابراھیم خطیب السرتی بن جمال خطیب وھو متولد بمکۃ المکرمۃ تابع للدولۃ العلیۃ العثمانیۃ باصل النشأۃ فی شراء المبیع الآتی ذکرہ ادناہ و قبضہ وتسلیم ثمنہ وفی جمیع ماسیذکر ادناہ بمالہ لنفسہ و حضر لحضورہ فی البیع الآتی ذکرہ ادناہ وقبض الثمن وتسلیم المبیع الی المشتری والمکاتبۃ والاشہاد علی الرسم المعتاد وکل ماسیذکر

ادناه العالم الفاضل مولانا السيد عبد الله الزواوی بن المرحوم
مولانا السيد محمد صالح بن السيد عبد الرحمن بن ابی بکر الزواوی
عند حضورهما اشتری المکرم الشیخ عثمان ساب بن المرحوم الشیخ
ابراهیم خطیب السرتی بن جمال خطیب المذکور بماله لنفسه
دون مال غیره من بائعه الحاضر معه بالمجلس الشرعی مولانا
السید عبد الله الزواوی بن المرحوم مولانا السید محمد صالح
بن السید عبد الرحمن بن ابی بکر الزواوی المذکور فباعه ماذکر
انه له وفی ملکه وحوزه وهو باق تحت تصرفه الی حین صدور
هذا البیع منه فیه الوبل الیه بالشراء الشرعی بموجب حجة شرعیة
محررة من محکمة المکة المکرمة منقولة طبق اصلها المحفوظ بمحکمة
مکة المکرمة لعام العاشر والثلاثمائة والالف، متوجة هذه الحجة
بختم مولانا الحاکم الشرعی المومی الیه اعلاه، وعلامته اعنی المبیع
هو کامل الدار ارضا وبناءً، المبنیة بالحجر، المشتملة علی دهلیز
وعلی صهریج مضروب بتخوم الارض عن یمین الداخل من الدهلیز
المذکور وعلی دیوان یعتقد من الحجر بمنافعه وعلی مساکن علویه
وسفلیه ومنافع ومرافق وحقوق الشرعیة وعلی اربعة دکاکین
بسفلها مما یلی جهة الغرب وعلی منافع ومرافق وحقوق شرعیة
الکائنة بمکة المکرمة بحارة الباب عن یمین المتوجه من الشارع
الاعظم الی جهة عمرة التنعیم، ویحدّ کامل الدار المذکورة

بما اشتملت عليه ويحيط بها حدود اربعة شرقا الدار التى هى
من تركة المرحوم ابراهيم بن شاهين المنقل وشركائه وتمام
الخدمته الدار التى هى من تركة المرحوم صالح افندى الشرتيلى
وغربا الشارع الاعظم الموصل الى جهة عمرة التنعيم وغيره وبه
باب الدار المذكورة وواجهة لها وواجهة الدكاكين المذكورة
وابوابها ، وشاما الرحبة الغير النافذة وبها باب ثانٍ للدار
المذكور وواجهة ثانية لها ، ويمنا الارض الموقوفة على مصالح
المسجد الحرام المكى الناظر عليه الآن السيد ابراهيم نائب
الحرم الشريف المكى القائم عليها ابنية الدار التى هى من تركة
المرحوم صالح بن كاسب بما لكامل الدار ارضا وبناء بما اشتملت
عليه المبيعة المحدودة المذكورة اعلاه من الحق والحقوق والسوح
والفسوح والمرافق والمنافع واللواحق والتوابع والارض والبناء
ومجارى الماء وكل مايعد ويحسب من جملتها وينسب اليها شرعًا
المعلوم ذلك كله عند كل من المتبايعين المذكورين العلم الشرعى
النافى للجهالة شرعًا اشتراءً صحيحًا شرعيا وبيعًا صحيحًا مرعيا
بيعا باتا بتلو جازما لازما ، لاعدة فيه ولا ثنوية مستوفيا
شرائطه الشرعيه ومسوغاته المرعية لاقول فيه ولا تلجئة
تبطله ، ولا شرط ولا خيار يفسده ، بل وقع على اتم البيوع
الشرعيه واكملها حاصلا بين المتبايعين المذكورين بصريح الايجاب

والقبول الشرعيين، بثمن قدره وجملته كامل الدار ارضا
و بناء المبيعة المحدودة المذكورة اعلاه الفاگبره انكليزيه ذهبا
عينا ثمنا حالا مسلما جميعه من يدى المشترى المذكور من ماله
بيد البائع المذبور بالتمام حسب اقراره بقبض مبلغ الثمن المذكور
تماما، واعترافه بذلك الاقرار والاعتراف الشرعيين واذن البائع
المذكور المشترى المذبور فى قبض وتسليم كامل الدار ارضا وبناء
المبيعة المحدودة المذكورة اعلاه فقبضها وتسلمها منه لنفسه
وحازها حوز مثلها خالية عن الموانع المبطلة الشواغل المفسدة
لصحة هذا البيع والقبض والتسليم والاستلام، ثم ابرء البائع المذكور
ذمة المشترى المزبور من دعوى الغبن والغرر وكل دعوى تتعلق
بهذا البيع، وقبل منه المشترى المذكور هذه البراءة لنفسه قبولا
صحيحا شرعيا بالمشافهة وبموجب ذلك صار كامل الدار ارضا و
بناء بما اشتملت عليه من كل ما ذكر اعلاه المبيعة المحدودة المذكورة
اعلاه ملكا طلقا من املاك المشترى المكرم الشيخ عثمان ساب ابن
المرحوم الشيخ ابراهيم خطيب السرتى ابن جمال خطيب المذكور
وحقا صرفا من حقوقه يتصرف فى ذلك تصرف الملوك فى املاكهم
وذوى الحقوق فى حقوقهم من غير معارض له فى ذلك ولا منازع
ولا رافع ليده ولا مدافع وضمان الدرك له على البائع المذكور
حيث يجب له ذلك عليه شرعا واجاز مولانا الحاكم الشرعى المولى اليه

اعلاه، هذا البيع وجميع ماذكر اعلاه وامضاه واوجب العمل بمقتضا
غير تمام عقد البيع والشراء وابرامه وتفرق المتبايعين المذكورين
بابدانهما عن مجلس العقد وصيرورة كامل الدار المحدودة
المذكورة ملكا من املاك المشترى المذكور وحقا صرفا من حقوقه
وبيده وتحت تصرفه رجع ثانيا الى المجلس الشرعى المكرم الشيخ
عثمان ساب ابن المرحوم الشيخ ابراهيم خطيب ابن جمال خطيب
المذكور واقر لدى مولانا الحاكم الشرعى المومى اليه اعلاه اقرارا
صحيحا شرعيا وهو بحمد الله تعالىٰ بحال الصحة وسلامة العقل و
والطوع وجواز التصرفات فى الوجوه كلها بانه قد وقف وحبس و
سبل وتصدق واكد وخلد وسرمد ماهوله وفى ملكه وحوزه
وهو باق تحت تصرفه الى حين صدور هذا الوقف منه فيه الايل
اليه بالشراء الشرعى حسب ماذكر اعلاه وذلك ابتغاء لوجه الله
الكريم وطلبا للثواب الجسيم، يوم يجزى الله المتصدقين ولايضيع
اجر المحسنين وعملا بقول سيد المرسلين عليه افضل صلاة
المصلين وازكى سلام المسلمين "اذا مات ابن آدم انقطع عمله
الامن ثلاث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعوله
وان الوقف من الصدقات الجارية اعنى الموقوف هو كامل الدار
ارضا وبناء المبينة بالحجر المشتملة على دهليز وعلى صهريج مضروب
بتخوم الارض عن يمين الداخل من الدهليز المذكور وعلى ديوان

يعقد من الحجر بمنافعه وعلى مساكن علوية وسفلية ومنافع و
مرافق وحقوق الشرعية وعلى اربعة دكاكين بسفلها فيما يلى جهتها
الغربية وعلى منافع ومرافق وحقوق الشرعية الكائنة بمكة المكرمة
بحارة الباب عن يمين المتوجه من الشارع الاعظم الى جهة التنعيم
المذكورة اعلاه والمحدودة بحدودها المذكورة اعلاه سواء
بسواء بما لكامل الدار الموقوفة المحدودة المذكورة اعلاه من
الحق والحقوق والسوح والفسوح والمرافق والمنافع واللواحق
والتوابع والارض والبناء ومجارى الماء وكل ما يعد ويحسب
من جملتها وينسب اليها شرعا المعلوم ذلك كله عند الواقف المذكور
العلم الشرعى النافى للجهالة شرعا وقفا صحيحا شرعيا وحبسا صريحا
مرعيا لايباع ولا يوهب ولا يرهن ولا يملك ولا يناقل به بل
لا يزال قائما على اصوله وضوابطه مستمرا على شروطه وروابطه
ابد الآبدين ودهر الداهرين الى ان يرث الله الارض ومن عليها
وهو خير الوارثين ' وانشاء الواقف المذكور ضاعف الله له الثواب
والاجر وقف كامل الدار المذكورة فقط ما عدا الدكاكين التى
بسفلها المذكورة اعلاه وما عدا الدهليز الذى يلى جهتها الشامية
وما عدا المخزن الذى بباطنه من الدار المحدودة اعلاه على سكنى
الحجاج الواردين الى حج بيت الله الحرام من اهل بلدة تونك
راجپوتانه من بلاد الهند يسكنونه مدة موسم الحج فاذا لم يصل

احد من اهل البلدة المذكورة الى مكة المكرمة يكون وقفا على
سكنى الحجاج الفقراء الواردين الى حج بيت الله الحرام من عموم
اقطار الهند يسكنونه بقدر ما يسعهم، ينظر الناظر على هذا الوقف
مدة موسم الحج ومتى وصل احد من اهل بلدة تونك راجپوتانة
يكون مقدما فى سكنى هذا الوقف على عموم الحجاج الواردين
من اقطار بلاد الهند وهكذا يكون العمل مرعيا فى هذا الوقف
فاذا تعذر وصول احد من اهل بلدة تونك راجپوتانة و
من حجاج اهل الهند عموما الى مكة المكرمة يكون ذلك وقفا
على سكنى فقراء اهل بلدة تونك راجپوتانة المقيمين بمكة
المكرمة يسكنون فيه بقدر ما يسعهم ينظر الناظر عليه يدخل
فيه من يشاء منهم ويخرج منه من شاء منهم واذا لم يوجد احد
منهم مقيما بمكة المكرمة يكون ذلك وقفا على سكنى فقراء الهند
عموما يسكنون فيه بقدر ما يسعهم ينظر الناظر عليه يدخل
من شاء ويخرج من شاء منهم، وانشاء الواقف المذكور وقف
كامل الدكاكين الاربعة التى لسفل الدار المذكورة بواجهتها
الغربية والدهليز الذى جهتها الشامية والمخزن الذى
بباطنه المذكور اعلاه على ان الناظر على الدار الموقوفة المذكورة
اعلاه يوجرها وما يتحصل ويجتمع من غلولها يصرفه الناظر
المذكور فى مرمته وتعمير الدار الوقف المذكورة اعلاه كلما

احتاجت الى العمارة والمرمة وفى تنظيف بيوت اخليتها كلما لزم الحال
الى ذلك ، وشرط الواقف المذكور فى وقفه هذا شروطا اكد العمل
عليها وصير المرجع والمآل اليها ، منها انه شرط النظارة على وقفه هذا
جميعه اولا لهذا الحاضر معه بالمجلس الشرعى المكرم الشيخ عبد الجبار
ابن المرحوم الشيخ عبد الرحمن بن على جان الدهلوى ثم من بعده
تكون النظارة عليه لمن يعينه الناظر الشيخ عبد الجبار المذكور
ويختاره بنظره ومعرفته من صلحاء اهل الهند المتصفين بالديانة
والامانة وهكذا يكون العمل جاريا فى شرط النظارة على هذا
الوقف دائما وابدا ، ومنها ان للناظر على هذا الوقف اسكان من
شاء من الحجاج المقيمين بمكة المكرمة من اهل بلدة تونك راجپوتانه
اومطلق فقراء اهل الهند عموما فى غير زمن الحج واخراج من شاء
منهم بنظره ومعرفته ورايه ، ومنها انه اذا خربت الدكاكين والدهليز
والمخزن المذكورة اعلاه كلها او بعضها فللناظر على هذا الوقف ان
يوجر لبعض الدار المذكورة بقدر ما يكفى لعمارة ذلك الخراب
الواقع فى الدكاكين والدهليز والمخزن المذكور ، حتى اذا عمرت
لايسوغ له تأجير الدار المذكورة لاكلها ولا بعضها ، ومنها ان
للناظر على هذا الوقف ان يسكن فيه من شاء من اهل بلدة
تونك راجپوتانة فى مدة موسم الحج وفى غير مدة موسم الحج من
شاء ، سواء كان الذى يريد اسكانه فى هذا الوقف غنيا او

نقیرا، ومنها انه اذا خربت الدار الوقف المذکورة ولم یکن بید
الناظر الشیخ عبد الجبار الدهلوی المذکور من غلة الدکاکین
والدهلیز والمخزن المذکور مایکفی لعمارة الدار الوقف المذکورة
ولم یوجد من اهل الخیر من یتبرع بعمارتها فیکون للناظر
المذکور حینئذ الاستبدال فی هذا الوقف جمیعها بالعقار وبالنقود
ویشتری بالبدل اذا کان من النقود عقارا بدل هذا الوقف
یکون جاریا علی جهاته وشروطه، ومنها ان للناظر الشیخ
عبد الجبار المذکور ان یشترط هذا الشرط الاخیر لمن یعینه ناظرا
بعده علی هذا الوقف المذکور ومنها ان للناظر المذکور تعیّن
شیٔ من غلة الدکاکین المذکورة لمن یعینه ناظرا علی هذا
الوقف من بعده فی مقابلة عمله ومباشرته لهذا الوقف
یجری الحال فی ذلک کذلک دواما واستمرارا ابد الابدین ودهر
الداهرین الی ان یرث الله الارض ومن علیها وهو خیر الوارثین
ولما ان تم الوقف وابرم وعلی هذا المنوال انختم، سلم الوقف المذکور
وقفه هذا الی متولیه الشرعی وهو المکرم الشیخ عبد الجبار بن المرحوم
الشیخ عبد الرحمن الدهلوی المذکور فتسلمه منه المتولی المذکور
تسلم مثله واقر طوعا باستلامه، ثم ادعی الواقف المذکور علی
المتولی المذبور دعوی صحیحة شرعیة تامة سائغ سماعها شرعا
فی الوقف تتضمن دعواه انه قد عن له الرجوع عن هذا الوقف

واراد استرداد الموقوف المذكور الی سلکه حیث لم یحکم به حاکم
شرعی متمسکا فی ذلک بقول الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان
رحمة الله تعالی القائل بعدم صحة الوقف وعدم لزومه بمجرد
القول اذا لم یحکم به حاکم شرعی فعارضه المتولی المذکور بان الوقف
المذکور صحیح لازم علی القول المفتی به من المذهب النعمانی قول
الامام الهمام ابی یوسف رحمة الله تعالی القائل بصحة الوقف و
لزومه بمجرد القول ولو لم یحکم به الحاکم شرعی وتنازعا فی ذلک
طویلا ثم ترافعا الی علم مولانا الحاکم الشرعی المومی الیه اعلاه و
سألاه الحکم بینهما فی ذلک بما یترجح لدیه من القولین المذکورین
فنظر بینهما فی محل النزاع نظرا جلیا فرأی فی جانب الوقف رجحانا
تریا وطریقا سویا لما فی الوقف من النفع العام وجزیل الثواب
فی دار المقام فاختار الله تعالی وحکم بصحة هذا الوقف ولزومه فی
خصوصه وعمومه حکما صحیحا شرعیا عالما بالخلاف الجاری
بین الائمة الاسلاف فی الاوقاف بعد صدور الدعوی الصحیحة
والسؤال والجواب الصحیحین الشرعیین واعتبار ما یجب اعتباره
شرعا فی ذلک ومنع الواقف المذکور من الرجوع فی هذا الوقف
منعا صریحا فی وجهه فامتثل لذلک ثم اقر المتولی المذکور بید ولایته
علی هذا الوقف بموجب اشتراط الواقف المذکور ایاه علیه و
اجاز مولانا الحاکم الشرعی المومی الیه اعلاه هذا الاقرار وجمیع ما

ذكراعلاه وارضاه واوجب العمل بمقتضاه وبموجب ذلك صار

كامل الدار ارضا وبناء مع كامل الدكاكين المذكورة اعلاه بجميعها

وقفا من اوقاف الله تعالى الاكيدة على الجهات والشروط

المنصوص عليها اعلاه مدفوعا عنه بحوله وقوته الشديدة

فمن بدله بعد ما سمعه فانما اثمه على الذين يبدلونه ، ان

الله سميع عليم ، والله الهادى ، جرى وحرر فى اليوم الثلاثين

من ذى الحجة الحرام ختام العام السابع والعشرين والثلاثمائة

والالف .

شهـــــــــــود الحال

حسين ، محمد سعد ، محمد وفا ، مصطفى عوض ، محمد حسن

كاتب احمد عوض العدوى

جانب ثانى

نومرو صح	قيد ومقابله اوله
٧٧	٨٦٠

كاتب

بسم الله وبحمده

حضر الشيخ عثمان ساب المذكور بباطن هذه الحجة ابن

المرحوم الشيخ خطيب ابراهيم السرتى واقر طائعا مختارا من غير

اجبار ولا اکراہ حال حضور المکرم الشیخ عبد الجبار ابن المرحوم
شیخ عبد الرحمن الدهلوی قائلا انی اشتریت هذہ الدار
المحدودة بهذہ الحجة بجمیع مشتملاتها بمال نواب فردوس
زمانی بیغم عرف لاڈلی بیغم زوجة حضرة النواب حافظ محمد
ابراهیم خان صاحب والی ریاست تونک لها لیس لی فیه
حق واسمی فی هذا الصك عاریة والثمن المذکور بباطن هذا
الحجة قبضته من وکیل هذا الحاضر الشیخ عبد الجبار من مالها
لها، واما وقف الدار المذکورة علی الجهات وشروط المسرودتین
بهذا الحجة علی طبق مرادها فقد اوقفتها علی ذلك بامر وکیلها
العام حتی فی الوقف هذا الحاضر الشیخ عبد الجبار حیث انه
مفوض عنها فی ذلك، ولبیان ان الشراء المذکور کان بمال
نواب فردوس زمانی بیغم المذکورة والوقف المذکور کان لها
علی طبق لزایاها الصالحه حررت هذہ الکتابة علی هذا
الصك لیکون ذلك معلوما عند العموم، وصدقه علی ذلك
الشیخ عبد الجبار المذکور بقوله نعم ان الشراء المذکور
کان بمال نواب فردوس زمانی بیغم المذکورة وان الوقف
المذکور کان لها بامرها علی الجهات والشروط المذکورة
بهذہ الحجة واذن کل منهما لمن یشهد علیه بذلك والله تعالیٰ

خیر الهدی — ۱۰/ محرم الحرام سنه ۱۳۲۸ هجری

الصحیح المصادق علی ذلك　　　　الصحیح المقر بما فیہ

دستخط　　　　دستخط

عبدالجبار الدہلوی عفی عنہ　　　　عثمان ابراهیم خطیب

شــــــهود الحال

عبداللہ الدہلی　　　　عبید اللہ الدہلوی　　　　احمد بن موسی امام بلد الحرم الشریف

عفی عنہ

مرزا اسمٰعیل مظہر　　-　　عبدالصمد بن محمد صالح

ترجمہ اردو وقف نامہ رباطِ فردوسیہ
حارۃ الباب ۔ مکہ مکرّمہ

آخر ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۷ھ

دستخط سید احمد بن صالح نائب وکیل مولنخلافۃ ۔ مکہ مکرمہ

مہر قاضی صاحب (سید احمد)

الحمد للہ عز شانہ

یہ ایک حجۃ شرعیہ (دستاویز شرعی) ہے جس کا نفاذ مکہ مکرّمہ کے محکمے (عدالت) سے باجلاس حاکم شرع فخر النواب (جن کے دستخط و مہر پیشانی پر ثبت ہیں) ، دام فضلہ و مجدہ ، ہوا ۔

اس کا مضمون یہ ہے کہ

الشیخ عثمان ساب بن المرحوم الشیخ ابراہیم خطیب السرتی بن جمال خطیب جو اصل پیدائش کے لحاظ سے اس دولۃ علیہ عثمانیہ کے تابع اور مکہ مکرمہ میں متوطن ہیں ۔ مذکورۂ ذیل مبیع (جائداد) کی خریداری اس پر قبضہ اور مذکورۂ ذیل قیمت کی ادائیگی کے لیے حاضر ہوئے اور ان کی موجودگی میں مولانا سید عبداللہ الزواوی بن المرحوم مولانا سید محمد صالح ابن السید عبدالرحمن ابن ابوبکر الزواوی بھی حاضر ہوئے تاکہ مبیع مذکورہ ذیل کی فروختگی اور خریدار کو مبیع کی سپردگی اور قیمت پر قبضہ کرنے اور مروّجہ طریقہ پر کاغذی کارروائی اور شہادت کے مراحل طے پاجائیں ۔

دونوں کی موجودگی میں شیخ عثمان ساب ابن المرحوم الشیخ ابراہیم الخطیب ابن جمال خطیب (جن کا ذکر پہلے ہوچکا ہے) ، نے دوسرے کے مال سے نہیں

بلکہ اپنے ہی مال سے مولانا السید عبداللہ الزوادی بن المرحوم مولانا السید محمد صالح بن عبدالرحمن بن السید ابی بکر الزوادی سے (جو اس وقت مجلس شرعی میں حاضر تھے) خریدا اور مولانا عبداللہ موصوف نے فروخت کیا جس جائداد کے بارے میں بائع کا بیان ہے کہ وہ ان ہی کی ملک ہے اور اس وقت انہی کے قبضہ تصرف میں ہے، ذریعہ اس حجۃ شرعیہ (دستاویز) کے جس کی تحریر ۱۳۱۰ھ میں محکمہ مکہ مکرمہ میں عمل میں آئی جسکی نقل اصل کے مطابق ہے اور اصل محکمہ میں محفوظ ہے اور جس پر حاکم شرعی موصوف کے مہر و دستخط ثبت ہیں۔ (اور تمام شرعی جوابدہی کی ذمہ داری اُن پر ہی عائد ہوتی ہے۔) فروخت شدہ جائداد ایک سنگین پختہ حویلی ہے جس کی زمین و عمارت دونوں فروختگی میں شامل ہیں — اسی طرح بالائی منزلیں اور تحتانی منزلیں اس میں شامل ہیں۔ یہ عمارت حارۃ الباب (محلہ باب مکہ) میں عمرۃ التنعیم کی طرف جانے والی بڑی سڑک کے داہنی جانب واقع ہے۔ یہ عمارت ایک دہلیز، دہلیز کے دائیں جانب ایک حوض اور سنگین دیوان خانے وغیرہ پر مشتمل ہے۔ حویلی مذکور کے مغربی جانب چار دوکانیں ہیں — کلی طور پر اس عمارت کے حدود اربعہ یہ ہیں۔
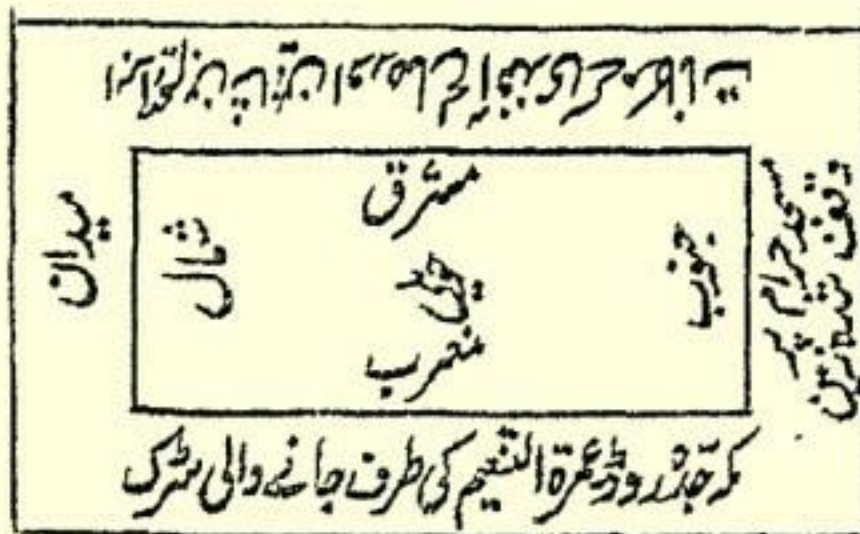
جانب شرق ۔ مکان متروکہ ابراہیم بن شاہین مُنَقِّل (　　) اور ان کے شرکا ء
اور بقیہ مکان متروکہ صالح آفندی شرتلی مرحوم۔
جانب غرب ۔ بڑی سڑک (مکہ جدہ روڈ) ہے جو عمرۃ التنعیم کی طرف جاتی ہے۔
اسی جانب حویلی ہٰذا کا دروازہ ہے۔ اور اسی طرف مذکورہ دوکانیں
اور ان کے دروازے ہیں۔
جانب شمال ۔ (جانب شام) ایک میدان ہے اور حویلی مذکورہ کا دوسرا دروازہ
اور حویلی کا دوسرا رُخ ہے۔
جانب یمن　　(جانب جنوب) مسجدِ حرام پر وقف شدہ زمین ہے جس کے متولی
آج کل سید ابراہیم نائب الحرام الشریف ہیں اور اس پر صالح بن کا سب کی عمارتیں
بنی ہوئی ہیں۔

مذکورہ پوری حویلی اپنی زمین، عمارت اور اپنی تمام فضاؤں، صحنوں اور تمام حقوق و منافع اور جملہ لواحق و توابع، پانی کی نالیاں و راستے، غرضنکہ جو کچھ اس حویلی کی طرف شرعاً منسوب کیا جاسکتا ہے (جس کو بائع و مشتری جانتے ہیں) یہ سب کچھ ایک ہزار گنی انگریزی نقد میں فروخت ہوئے۔ یہ خریداری صحیح اور شرعی خریداری ہے اور یہ بیع صریح مختتم، لازم و جازم بیع ہے۔ بیع کے تمام شرعی حقوق ملحوظ رکھے گئے ہیں۔ کوئی قول اور کوئی دعویٰ اس بیع کو باطل نہیں کرسکتا۔ اور کوئی شرط اور کوئی اختیار اس کو فاسد نہیں کرسکتا۔ یہ بیع کامل شرعی بیع ہے۔ جو بائع و مشتری کے صریح ایجاب و قبول سے منعقد ہوئی۔ اور پوری قیمت مشتری نے اپنے مال سے بائع مذکور کے ہاتھ میں دیدی جس کا اقرار بائع کو ہے۔ بائع اس امر کا معترف ہے کہ اس نے پورے پورے

دام پالئے اور بائع مذکور نے مشتری مذکور کو حویلی مذکور پر قبضہ کر لینے کی اجازت دیدی اور مشتری نے اس پر قبضہ کر لیا اور اپنی سُپردگی میں لے لیا۔ اور تمام ایسے موانع وعوائق سے جو اس بیع یا اس پر قبضہ و سُپردگی میں خلل انداز ہوں، خالی ہونے کی حالت میں خریدار نے اس حویلی کو اپنے لیے مخصوص کر لیا۔ پھر بائع مذکور نے ہر طرح کے غبن اور دھوکے اور ہر طرح کے دعوے سے خریدار کو بری الذمہ کر دیا اور خریدار نے اپنی برأت قبول کر لی ـــــ ان تمام مراحل کے طے پا چکنے کے بعد حویلی اپنے تمام حقوق و منافع کے لحاظ سے خریدار مذکور کی خالص ملک ہو گئی۔ اگر کسی طرح کا کوئی دعویٰ ہو یا کوئی دعویدار اس حویلی پر اپنا کوئی حق ظاہر کرے تو اسکی جوابدہی بائع پر ہوگی۔ مشتری ہر طرح کی جوابدہی سے بری الذمہ ہے۔ بائع و مشتری کے درمیان بیع و شراء کے منازل طے پا چکنے کے بعد حاکم شرع نے (جن کا ذکر ہو چکا ہے) اس بیع کو نافذ قرار دیا اور بائع و مشتری میں تفرقِ ابدان ہو گیا۔ الغرض شرعی نقطہ منظر سے یہ بیع ہر طرح سے کامل و مکمل ہو گئی اور حویلی مذکور مشتری کی خالص ملکیت میں آگئی۔

شیخ عثمان ساب ابن الشیخ المرحوم ابراہیم خطیب ابن الشیخ جمال خطیب مجلس شرعی میں پھر دوبارہ حاضر ہوئے اور بحالت صحت و سلامتی ہوش و حواس و اہلیت تصرفات شرعیہ حاکم شرعی موصوف کی خدمت میں اس امر کا صحیح و شرعی اعتراف کیا کہ جو کچھ ان کی ملک میں ہے اور اس وقت تک ان کے تحتِ تصرف ہے اور جس کے متعلق تمام دعاوی شرعیہ کے وہ ذمہ دار ہیں، اس کو خالصاً لوجہ اللہ الکریم انھوں نے ہمیشہ کے لیے وقف کر دیا تاکہ اس دن جبکہ متصدقین کو اجر جزیل ملے گا

اور حق تعالیٰ نیکی و بھلائی کرنے والوں کے نیک بدلوں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ان کو بھی بلا استحقاق اجر کی امید قایم ہو سکے اور تاکہ سید المرسلین (سرکار دو جہاں) صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی پر عمل کی سعادت حاصل ہو جائے کہ جب انسان دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کے سارے عمل منقطع ہو جاتے ہیں۔ لیکن تین۔ (۱) صدقہ جاریہ۔ (۲) وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے۔ (۳) صالح اولاد جو دعائے خیر کرتی رہے۔ اور وقف بھی صدقہ جاریہ ہے۔

وقف شدہ جائداد یہی حویلی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور جس کے حدود اربعہ بیان کیے جا چکے ہیں۔ ٹھیک یہی حویلی، اپنی زمین و عمارت اور اپنی جمیع فضاؤں صحنوں، اپنے تمام حقوق و منافع اور جملہ لواحق و توابع غرضکہ جو کچھ اس کی طرف شرعاً منسوب ہوتا ہے، جیسے واقف جانتا ہے، سب کے اعتبار سے وقف ہوئی۔ واقف نے ابدی، سرمدی قیامت تک کے لیے صریح و صحیح وقف کیا اور محض خالصاً لوجہ اللہ الکریم وقف کیا۔ یہ حویلی نہ فروخت ہو سکتی ہے نہ رہن رکھی جا سکتی ہے۔ نہ کسی کی ملکیت میں آسکتی ہے بلکہ قیامت تک کے لیے وقف ہے۔ اور ابدالآباد تک اپنے اصول و ضوابط اور شرائط و جہات کے ساتھ، وقف ہی برقرار رہے گی۔

——(دفعات وقف)——

(ع۱) یہ پوری حویلی علاوہ دو کانوں دہلیز اور گودام کے، ریاست ٹونک راجپوتانہ (ہند)، کے حاجیوں کی سکونت کے لیے موسم حج ہیں، وقف ہے۔ اگر ریاست ٹونک کا کوئی شخص حج کرنے نہ آئے تو دوسرے ہندوستانی غریب حاجیوں کی سکونت کے لیے وقف ہے۔ متولی اس امر کی دیکھ بھال کرتا رہے کہ اگر ریاست

ٹونک کا کوئی حاجی آجائے تو دیگر حجاج پر اس کو ترجیح ہوگی اور اس وقف میں ہمیشہ اس امر پر عمل کرنے کی رعایت رکھی جائے۔

(۲) ۔اگر خدانخواستہ ریاست ٹونک کا کوئی حاجی نہ پہنچے اور ہندوستان کے دوسرے شہروں سے بھی حجاج کی آمد نہ ہو اور آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہوجائے تو ریاست ٹونک کے ان فقیروں کی سکونت کے لیے وقف ہے جو مکہ مکرّمہ میں مقیم ہیں کہ —— بقدرِ گنجائش اس میں سکونت کریں اور متولی کو حق ہے کہ جس کو چاہے رہنے دے، جس کو چاہے نہ رہنے دے۔ اگر ریاست ٹونک کے فقراء میں سے کوئی مکہ مکرمہ میں مقیم نہ ہو تو ہندوستان کے دوسرے شہروں کے فقراء کی سکونت کے لیے وقف ہے کہ بقدر گنجائش اس میں سکونت کریں اور متولی کو حق ہے کہ جس کو چاہے رکھے اور جس کو چاہے خارج کر دے۔

(۳) چاروں دوکانوں، دہلیز اور گودام کو متولی کو کرایہ پر چلانا چاہئے اور جو آمدنی ہو اس کو مکان کی مرمت اور صفائی پر صرف کرنا چاہئے۔ اس میں وقت ضرورت بیت الخلاؤں کی صفائی بھی شامل ہے۔

—— (تولیت اور متولی کے فرائض و اختیارات) ——

(۱) ان تمام اوقاف پر (جن کا ذکر اوپر ہوچکا) متولی، اوّل شیخ عبدالجبار بن شیخ عبدالرحمٰن بن شیخ علی جان دہلوی ہوں گے جو اس وقت مجلس شرعی میں حاضر ہیں پھر ان کے بعد ہندوستان کے صلحاء و دیانت دار و امانت دار لوگوں میں سے جس کو شیخ عبدالجبار متولی مقرر کریں وہ متولی ہوگا۔ اور آئندہ اسی طرح نظارت و تولیت کے متعلق عمل جاری رہے گا۔

دوکانوں وغیرہ کے کرایہ میں سے اس کی خدمت کے مطابق حق الخدمت مقرر کریں یہی حال ابدالآباد تک دوامی و استمراری طور پر جاری رہے الی ان یرث اللہ الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین ۔

جب وقف تمام ہوگیا اور واقف نے متولی مذکور کی سُپردگی میں وقف مذکور کو دیدیا اور متولی مذکور نے اس کو قبول کرلیا اور شرائط وضوابط کی پابندی اپنے اوپر لازم کرلی تو واقف مذکور نے اس وقف کو اپنی ملک میں لوٹانا چاہا اور اس کیلیے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے (غیر مفتیٰ بہ) قول کی آڑلی کہ حضرت امام صاحب علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ وقف صرف واقف کے قول سے لازم نہیں ہوتا ، جب تک کہ حاکم شرعی اپنے فیصلہ سے اس کو لازم نہ کردے اور چونکہ حاکم شرع نے اس وقف کو لازم نہیں فرمایا ہے ۔ صرف واقف کا (میرا) قول ہے اس لیے میں اس وقف سے رجوع کرتا ہوں اور موقوفہ حویلی کو اپنی ملکیت میں پھر لانا چاہتا ہوں ۔ متولی مذکور کا یہ جواب تھا کہ وقف کے معاملہ میں حضرت امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول مفتیٰ بہ ہے کہ صرف واقف کے قول سے یہ لازم ہوجاتی ہے ۔ چاہے حاکم شرعی اس کو لازم فرمائے یا نہ فرمائے ۔ واقف اور متولی کے اس نزاع نے طول پکڑا اور معاملہ عدالت تک پہنچا ۔ اور حاکم شرع (جن کا ذکر اوپر ہوچکا ہے) کے اجلاس میں پیش ہوا ۔ حاکم شرع نے دونوں کے بیانات کو کامل غور وخوض سے سُنا اور وقف کے عام فوائد کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت امام ابویوسف رحؒ کے مفتیٰ بہ قول پر اپنے فیصلہ کی بنیاد رکھی اور واقف کے مطالبۂ رجوع و استرداد کو لغو قرار دیتے ہوئے وقف کو

لازم فرما دیا اور واقف کو رجوع عن الوقف سے باز رکھا اور متولی مذکور کی تولیت کو برقرار رکھتے ہوئے شرائط وقف کی پابندی اس پر ضروری و لازم کردی۔

حاکم شرع کے اس فیصلہ کی رو سے پوری حویلی، اور چاروں دوکانیں انہی شرائط کے ماتحت جو واقف نے مقرر کی ہیں ابدالآباد کے لیے وقف لوجہ اللہ الکریم ہیں کسی کو اس میں تغیر و تبدیلی کا کوئی حق باقی نہیں ہے۔ فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ، ان اللہ سمیع علیم۔ ترجمہ: جو شخص (حاکم کے فیصلہ کو) سُن چکنے کے بعد اس میں کوئی تبدیلی پیدا کرے گا، اس کا گناہ بدلنے والے کے سر ہوگا، بیشک اللہ سمیع و علیم ہے۔ اور اللہ ہی نیک ہدایت دینے والا ہے۔ تاریخ تحریر۔ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ

شہود الحــــــــــــــــال

حسین۔ محمد سعید۔ محمد وفا۔ مصطفےٰ عوض۔ محمد حسن۔ کاتب احمد عوض العدنی

نوٹ

وقف نامہ ہذا کی تکمیل ہوجانے کے دس روز بعد شیخ عثمان ساب واقف اور شیخ عبدالجبار دہلوی کے مکرر بیان اور تصدیق کی تکمیل ہوئی ہے جو اصل وقف نامہ کی پشت پر درج ہے۔ ذیل میں اس عبارت کا ترجمہ دیا جارہا ہے۔

۷۷

بسم اللہ و بحمدہ

السید محمد عبدالہادی الکتبی
۱۳۲۵

بیع وقف کی تکمیل و نفاذ کے بعد شیخ عثمان ساب مذکور، شیخ عبدالجبار بن المرحوم شیخ عبدالرحمٰن دہلوی کی موجودگی میں حاضر ہوئے اور انھوں نے بہ رضا و اختیار، بلا اکراہ اجبار

اس امر کا اعتراف کیا کہ اس حویلی کی خریداری اور وقف میں میرا نام عاریتہً ہے۔ درحقیقت نہ میں خریدار ہوں، نہ میں نے اپنی رقم سے خریدا ہے، نہ میں نے وقف کیا ہے۔ بلکہ اصل خریداری اور وقف جناب نواب ملکہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ بالقابہا عرف لاڈلی بیگم صاحبہ کی رقم سے ہوئی ہے۔ رقم میں نے جناب بیگم صاحبہ کے وکیل ان ہی شیخ عبدالجبار سے لی ہے اور خریداری اور وقف جناب فردوس زمانی بیگم صاحبہ زوجہ نواب حافظ محمد ابراہیم علی خاں والی ریاست ٹونک کی طرف سے اور ان ہی کی رقم سے عمل میں آئے ہیں۔ اور شرائط وضوابط وقف ان ہی کی مرضی وایماء سے مقرر کئے گئے ہیں اور تولیت وشرائط وفرائض تولیت میں بھی ان ہی کی مرضی وایماء کارفرما ہے میں اپنے اس بیان کو اس قبالہ کی پشت پر لکھ دیتا ہوں تاکہ حقیقت حال سب کو معلوم ہوجائے اور عام طور سے یہ بات جان لی جائے کہ یہ صدقہ جاریہ جناب بیگم صاحبہ کے جود وسخا کی ایک نہ مٹ سکنے والی زندہ وجاوید مثال ہے شیخ عبدالجبار مذکور نے بھی شیخ عثمان ساب کے اس بیان کی حرف بحرف تصدیق کی اور دونوں کے بیان وتصدیق، اس قبالہ کی پشت پر ثبت ہوئے۔

دستخط مقر	دستخط مصدق
عثمان ابراہیم خطیب	عبدالجبار دہلوی

شہود الحال

احمد بن موسیٰ امام حرم شریف	عبیداللہ دہلوی	عبداللہ دہلوی
عبدالصمد بن محمد صالح		مرزا اسمٰعیل مظہر

رباط خلیلیہ[۱]

(واقع محلہ شامیہ - مکہ مکرمہ)

(خرید کردہ و وقف کردہ محترمہ خلیل زمانی بیگم صاحبہ مرحومہ)

یہ رباط مکہ مکرمہ میں حرم شریف سے بالکل قریب محلہ شامیہ میں، متصل چھتہ خواجہ، جبل ہندی کے دامن میں واقع ہے۔ جدید توسیع کے اعتبار سے، قریب کی سڑکیں، اور راستے مزید نکال دیئے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے حرم شریف اور زیادہ قریب ہوگیا ہے۔

یہ رباط جناب خلیل زمانی بیگم صاحبہ دختر صاحبزادہ عبدالرحیم خاں ابن صاحبزادہ جلال خاں ابن نواب محمد امیر خاں بانی ریاست ٹونک کے نام سے ۱۳۳۹ھ میں بقیمت ایک ہزار پانچ سو گنی انگریزی خریدی گئی اور ان ہی کی جانب سے وقف کی گئی۔ ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ کو اس کی رجسٹری ہوئی۔ قبالہ ۱۷۷ ہے

یہ خریداری چونکہ بیگم صاحبہ کی جانب سے الشیخ ادریس دہلوی ابن احسان الحق دہلوی ابن الشیخ فضل حق دہلوی کی معرفت ہوئی تھی، اس لیے اس رباط کے متولی اور منتظم اسی وقت سے جناب ادریس صاحب دہلوی ہی رہے۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے پسران عبدالفتاح اور عبدالواسع صاحبان اس رباط کی نظارت کی خدمت انجام دیتے ہیں۔

اس رباط میں کوئی بواب مقرر نہیں ہے۔ بلکہ عبدالفتاح صاحب دہلوی، زمانۂ حج میں اسی رباط کے ایک حصہ میں قیام کرکے، رباط کی نگرانی کیا کرتے ہیں۔ رباط میں قیام کرنے کے لیے اجازت نامے ٹونک سے جاری ہوا کرتے ہیں۔

Abdulsattar Abduljabbar.

General Merchant.

Telegrams: "DEHLAVI."

Mecca, 192
(Arabia.)

عکس ۴ — حساب خریداری رباط خلیلیہ ۱ و ۲ واقع محلہ شامیہ - مکہ مکرمہ

یہ رباط تین منزلہ عمارت پر مشتمل ہے۔ اور ماشاء اللہ بہت اچھی حالت میں ہے۔ ہر کمرے اور ہر منزل میں بجلی پانی کا خاطر خواہ انتظام ہے اور ہر کمرے میں بجلی کے پنکھے لگے ہیں۔ صفائی کا بھی پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

رباط کے دروازہ پر پتھر پر کندہ کیا ہوا کتبہ رباط کے نام کا لگا ہوا ہے اور اب بڑا بورڈ بھی لگایا گیا ہے ـــ رباط کا حساب ناظر صاحب کے پاس باقاعدہ رکھا جاتا ہے ـــ رباط سے متصل جانب شمال جو مکان تھا ـــ نئی سڑک کی توسیع کی وجہ سے وہ مکان منہدم کر دیا گیا۔ اسی طرح رباط کا حوش (میدان) جو رباط کے پچھلے حصہ میں واقع ہے اس کے ویران ہو جانے کی وجہ سے اس رباط میں بھی مرمت کی ضرورت ہے۔ کچھ اسباب پیدا ہو جانے کے بعد انشاء اللہ اس کی مرمت بھی کرا دی جائے گی۔ اب اس حوش پر پانی کے لیے ایک حوض (ٹنکی) بنوا دیا گیا ہے۔

رباط کی خریداری کے لیے بیگم صاحبہ کی جانب سے سنہ ۱۳۳۷ھ ہی سے رقوم جمع ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ کو رباط خلیلیہ ۱ اور ۵ صفر سنہ ۱۳۴۱ھ کو رباط خلیلیہ ۲ خریدی گئیں۔ اور اس سلسلہ کے دوسرے مصارف کیے گئے۔ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۵ اگست سنہ ۱۹۲۶ء کو عبدالستار عبدالجبار دہلوی کی جانب سے، رباطوں کی خریداری کے سلسلہ میں پورا حساب تیار کر کے بیگم صاحبہ کی خدمت میں ارسال کر دیا گیا۔ اس حساب کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ساتھ میں شامل کی جا رہی ہے۔

خلاصہ وقف نامہ

رباط شامیہ مکہ مکرمہ

(موقوفہ خلیل الزمانی بیگم صاحبہ)

کوچہ نافذہ تا جبل ہندی

صدر دروازہ شمال (شاماً)

مکان نفیسہ بنت الشیخ مصطفیٰ بن محمد رشیدی الطوفان

شرق

جدار نافذ اصل پتھر کی

جدار نافذ اصل پتھر کی

غرب
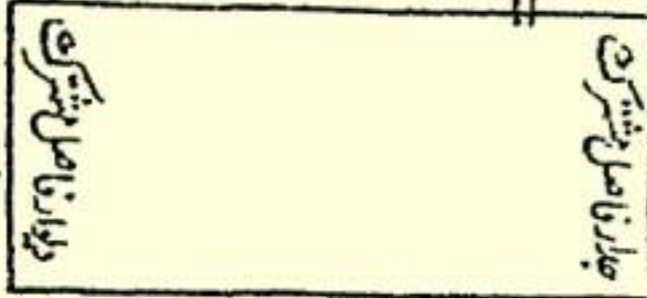
مکان وارثان الشیخ محمد صفا ن ... اوی

جنوب (یمناً)

مکان مملوکہ واقف الشیخ عثمان ساب

اصل واقف یا خریدار صاجزادی خلیل زمانی بیگم بنت صاجزادہ عبدالرحیم خان بن حافظ جلال خاں بن نواب میرخاں رئیس ٹونک۔

خریدار (مامور فی الشراء) الشیخ ادریس دہلوی خلیل زمانی بیگم کی جانب سے خریدا۔

بائع :۔ الشیخ عثمان بن ابراہیم بن جمال الدین خطیب السرتی الشہیر بہ ساب۔

قیمت :۔ ایک ہزار پانچ سو پچاس گنی انگریزی۔

تاریخ سند و تصدیق :۔ ۱۳ ربیع الآخر سنہ ۱۳۳۹ھ ۔

نمبر قبالہ :۔ قبالہ نمبری ۱۷۷ صحیفہ ۱۲۹ ۔

معرفان الشیخ عبداللہ بن عبدالرشید بن علی جان الدہلوی۔ و۔ صالح ساب رمزی بن اسمٰعیل بن ابراہیم خطیب ساب۔

متولی :۔ الشیخ ادریس دہلوی تاجر باب دریبہ ساکن موقع صدا محلہ شامیہ ابن احسان الحق بن فضل حق دہلوی (مامور فی الشراء)

مصدق :۔ محمد علی کتبی رئیس کتاب محکمہ شرعیہ مکہ کاتب ضبط محمد کامل کتبی و عبدالرحمٰن زمخشری۔

قاضی وقت :۔ الشیخ اسعد دہان قاضی مکہ مکرمہ۔

وقف نامہ رباطِ خلیلیہ
محلہ شامیہ - مکہ مکرمہ

ٹکٹ

۱۰۹ التسلیم لعام ۱۳۵۷

صورۃ مخرجہ من السجل

ٹکٹ

نمقلہ احمد القاری رئیس المحکمۃ الشرعیۃ الکبری بمکۃ الفقیر الیہ عزشانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بناء علی الاقتضاء امرنی جناب الفہامۃ المحقق مولانا الشیخ اسعد دھان قاضی مکۃ المکرمۃ باستماع الخصوص الآتی ذکرہ ادناہ وتقریرہ وضبطہ واجازتہ وعرضہ علیہ واذننی بذلک کلہ اذناً مقارنا للقبول فلبیت امرہ وتوجھت انا العاجز محمد علی کتبی رئیس کتاب المحکمۃ الشرعیہ مستصحبا معی احد کتاب المحکمۃ الشرعیۃ کاتب الضبط محمد کامل کتبی واحد المحافظۃ عبد الرحمن زمخشری حتی وصلنا الی الدار الکائنۃ بمکۃ المکرمۃ بالزقاق الشہیر بمحلۃ الشامیۃ بزقاق السقیفہ الشہیرۃ ھذہ الدار سکنی الشیخ عثمان ساب وعقد بالغرفۃ الثانیۃ منہا مجلسا شرعیا حضر فیہ الشیخ عثمان بن ابراہیم بن جمال الدین خطیب السرتی الشہیر بالساب المعرف الذات بتعریف الشیخ

عبد الله بن عبد الرشيد بن علی جان الدهلوی التاجر الشهير
بسويقه الساكن بمحلة الباب وصالح ساب الزمزمی بن اسمعيل
بن ابراهيم خطيب ساب المذكور من سكان هذه الدار المنعقد بها
المجلس المذكور وقرر طائعا مختارا وهو باكمل الاوصاف المعتبرة
شرعا بمحضر من الشيخ ادريس الدهلوی بباب الدريبه من
سكان موقع الصفاسن محلة العشائية ابن احسان الحق بن فضل حق
الدهلوی المامور فی الشراع الآتی ذكره ادناه لامرته المصونة خليل
زمانی بيغم المقيمة الآن ببلدة ٹونك راجپوتانه احدی بلاد الهند
بنت المرحوم صاحبزاده عبد الرحيم خان بن المرحوم حافظ جلال
خان بن المرحوم نواب ميرخان رئيس ٹونك سابقا قائلا فی
تقريره المعبر عن ضميره انی قد بعت ما هو الجاری فی ملكی وحوزی
وتحت تصرفی وآل الی بالطريق الشرعی المتحقق بموجب حجة شرعية
صادرة من محكمة مكة المكرمة المشرفة مورخة بتاريخ غرة صفر
من عام تسع وثلاثين بعد الثلاثمائة والالف ومسجلة بنمرة
(١٣٤) وصحيفة (٩٠) المشموله بختم قاضی مكة المشرفة حالا مولانا
الشيخ اسعد دهان وذلك كامل الدار ارضا وبناء الكائنة بمكة
المكرمة ——— بمحلة الشامية المشتملة علی دهليز
ومقعدين احدهما عن يمين الداخل من الدهليز المذكور و
الثانی عن يسار الداخل وعلی حوشی بموخرها مما يلی جهة اليمن

وعلى ثلاثة مجالس بعلو المقعد الذى هوعن يسار الداخل ومن
الدهليز المذكور بخلوا ذات قائمة بعلو الدهليز وعلى مجلس بين
بعلو المقعد الذى هوعن يمين الداخل من الدهليز المذكور وثلاث
مبيتات واسطحة باعلا الدار المذكورة ومنافع ومرافق شرعية
التى يحدها شرقا الدار ملك المصونة نفيسه بنت الشيخ مصطفى
بن محمد رشيدى المطوف والجدار الفاصل بينهما مشترك بينهما
ايضا وغربا الدار ملك ورثة المرحوم الشيخ محمد منور الضبانى
الجاوى والجدار الفاصل بينهما مشترك ايضا وشاما بالسكة
النافذة الموصلة الى جبل الهندى وبها باب الدار المذكورة و
واجهتها ويمنا الدار الجارية فى ملكى انا المقر عثمان وبهذه الدار
المحدود وبها الآن من جهة اليمن فتحات وشبابيك على الحوش المذكور
بيعا باتا قطعيا صحيحا شرعيا من هذا الحاضر معى بالمجلس الشيخ
ادريس الدهلوى المامور فى شراء ذلك منى لأمرته المصونة
خليل خرمانى بنت المرحوم صاحب زاده عبد الرحيم خان المذكور
بايجاب وقبول شرعيين من الطرفين عارية عن الشروط المفسدة
والتلجئة والمواضعة بجملة التوابع واللواحق وكافة الحقوق و
المرافق بثمن قدره وجملته لكامل المحدود المذكور اعلاه الف
وخمسمائة وخمسين جنيها انگليزيا ذهبا عينا قبضتها انا المقر
عثمان ساب بيدى تماما وكمالا من يد هذا الحاضر الشيخ ادريس

الدهلوی من مال امرته المصونة خلیل زمانی المذکورة و
سلمته کامل الدار بجمیع محتویاتها المحدودة المذکورة
اعلاه لامرته المصونة خلیل زمانی المذکورة تسلیم مثلها
خالیة عن الموانع والشواغل وهو اشتری منی ذلك لامرته المذکورة
وقبل وقبض وتسلم علی الوجه المحرر وابرز من یده الحجة المذکورة
اعلاه ولدی مطالعتها وجدت مطابقة لتقریره المشروح اعلاه
وسالمة من شبهتی التزویر والتضییع فصدق الشیخ ادریس المذکور
علی الشراء والقبض والتسلیم والاستلام لامرته المصونة خلیل
زمانی المذکورة تصدیقا شرعیا بالمشافهة واجزت انا الماذون الشرعی
جمیع ماتقرر لدی من کل ما ذکر اعلاه وامرت بضبطه وعرضه
علی مولانا قاضی مکة المکرمة المشار الیه اعلاه فاحاط نظرا به و
اجازه ونفذه وارضاه واوجب العمل بمقتضاه وقد کتب ماهو
الواقع بالطلب وسجل تحریرا فی الیوم الثالث عشر من شهر ربیع
الآخر من عامنا هذا عام التاسع والثلاثین بعد الثلاثمائة
والالف من هجرة من له العز والشرف، صلی الله علیه واله
وصحبه وسلم۔

جانب ثانی

رسم هذه الحجة وقدره الالف اربعة ومائة　　قیدت بنمره　　وصحیفه
دستخط رئیس کتبة المحکمه　　۱۷۷ ———　　۱۲۹
مفتیا

مهر　محمد علی کتبی　مهر

جانب ثانی نقل حاصل شدہ درسنہ ۱۳۵۷ھ

مثواہ الشیخ ادریس الدهلوی لأمرته خلیل رمانی — الخ

احالته الی کاتب العدل — قید بعدد مخرج من سجله فی ۱۴ صفر

عدد ۲۱۲ عام ۱۳۵۷

۱۱۰ طبق اصله المورخ ۱۳ ربی عام ۱۳۲۹ ابنومرہ (۱۷۷)

۲۰ صفر سنہ ۱۳۵۷ھ مقید السجل رئیس القلم

دستخط تاج غرادی دستخط

۲۱۰ احاله ۵ عدد جلد تاریخ ۵۷/۲/۲۱

عدد ۵۰ ۹۱ ۲

دستخط

صار اسا اء الشری وقدرہ خمسون قرشاً سعودیا

علی الصفحة وهی

دستخط

ترجمہ وقف نامہ رباطِ خلیلیہ
محلہ شامیہ - مکّہ مکرمہ

چونکہ جناب فاضل محقق مولانا شیخ اسعد دھان قاضی مکہ مکرمہ نے مخصوص مقدمہ
ذیل کے واقعات سماعت و تحریر کرنے اور اپنے اجلاس میں پیش کرنے کی اجازت
عطا فرمائی۔ چنانچہ میں خادم شرع محمد علی کتبی آفیسر صیغۂ رجسٹری بہمراہی ناظر محکمہ
رجسٹری محمد کامل کتبی و عبدالرحمٰن زمخشری ملازم محکمہ۔ قاضی صاحب موصوف کے حکم کی
تعمیل میں روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم سب مکان واقع محلہ شامیہ مکہ مکرمہ مسکونہ شیخ
عثمان صاحب میں پہنچے۔ اور موقع پر شیخ عثمان صاحب ابن ابراہیم ابن جمال الدین
خطیب متولی نے جن کی تعریف شیخ عبداللہ بن عبدالرشید بن علی جان دہلوی سوداگر
بازار سویقہ و ساکن محلہ باب سے اور صالح صاحب زمزمی ابن اسمٰعیل ابن ابراہیم
ساکن اس مکان کے جہاں مجلس شرعی منعقد ہوئی تھی کی گئی اور موافق احکام شرعیہ
بموجودگی شیخ ادریس دہلوی تاجر باب دریبہ ساکن موضع صفا محلہ قشاشیہ ابن
احسان الحق ابن نفس الحق دہلوی مختار خریداری منجانب خلیل زمانی بیگم ساکن حال
شہر ٹونک راجپوتانہ (جو کہ ہندوستان کے شہروں میں سے ایک شہر ہے) دختر صاحبزادہ
عبدالرحیم خاں خلف نواب امیر خاں جنت آشیاں یہ بیان دیا کہ میں نے مکان صحیح
سالم واقع محلہ شامیہ مکہ مکرمہ جو کہ مملوکہ خود بطریق شرعی و قاعدۂ شرعی ہے۔ اور جس کا
بیع نامہ مصدقہ محکمہ شرعیہ مکہ مکرمہ مورخہ یکم صفر سنہ ۱۳۳۹ھ عدد ۱۲۴ نمبر صفحہ عدد ۹ مہری
قاضی مکہ مکرمہ مولانا شیخ اسعد دھان ہے اور یہ مکان مشتمل ہے ایک صدر دروازہ

جس کے دونوں جانب دو بیٹھک ہیں ان میں سے ایک صدر دروازہ کی دائیں
جانب اور دوسری بائیں طرف ہے اور جن کی پشت پر صحن ہے۔ یمن کی جانب اور
اور اس کے بائیں بیٹھک پر تین نشست گاہ ہیں اور دائیں بیٹھک پر دو نشست
گاہ ہیں۔ اور تین کمرہ معہ چھتوں کے معہ حقوق داخلی و خارجی شرعیہ محدودہ ذیل
حد شرقی مکان مملوکہ مسماۃ نفیسہ بنت شیخ مصطفٰی بن محمد رشید زوجہ مطوف اور دیوار
فاصل مابین ہر دو مکان مشترکہ ہر دو مکان ہے۔ اور حد غربی مکان مملوکہ وارثان محمد متوفیٰ
تسمانی باوتی ہے اور ہر دو مکان کی دیوار فاصل دونوں مکانوں کی مشترکہ ہے۔
حد جنوبی کوچہ نافذہ جو جبل ہندی تک جاری ہے اور اسی جانب مکان کا دروازہ
وغیرہ ہے۔ اور شمالی جانب مکان مملوکہ منظہر عثمان مذکور ہے اور مکان مذکور کے
صحن کی دیوار میں دریچہ اور جھروکہ ہیں۔ جن مقر نے مکان مذکور کو بدست شیخ ادریس
مذکور کے ایجاب و قبول کے ساتھ بیع کیا بیعاً تاماً صحیحاً جو شروط مفسدہ و دھوکہ وغیرہ
سے خالی ہے جملہ مکان مذکور کو بالعوض مبلغ ایک ہزار پانچ سو پچاس گنی انگریزی
فروخت کیا اور مجھ مقر محمد عثمان نے تمام و کمال زر بیع ذریعہ شیخ محمد ادریس دہلوی
خلیل زمانی بیگم کے واسطے قبضہ میں دیدیا۔ اور شیخ محمد ادریس مذکور نے مجھ سے اپنی
موکلہ خلیل زمانی بیگم کے لیے خریدا۔ اور اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور وقت معائنہ و
تصدیق خادم شرع نے مطابق اظہار محمد عثمان مکان مفصلہ بالا کو دھوکہ و فریب
و شبہ سے خالی پایا۔ اور شیخ ادریس مذکور مشتری مکان نے خلیل زمانی بیگم کیلیے
خریدنے اور اپنے قبضہ میں آنے کی تصدیق شرعی بالمشافہ کی اور مجھ خادم شرع
نے اس کی تحریر و تصدیق کی اجازت دی۔ اور بعد التصدیق موصوف مولانا قاضی

مکہ مکرمہ کے اجلاس میں پیش کرنے کا حکم دیا اور قاضی صاحب موصوف نے بعد
معائنہ و ملاحظہ کامل اس تصدیق کی اجازت دی۔ اور اس کو نافذ و جاری فرمایا۔ اور
اس کے مقتضا کے موافق عمل کو واجب کیا۔ تاریخ تصدیق ہذا۔

۱۳ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۳۹ھ فقط

رباط خلیلیہ ع۲

(واقع محلہ شامیہ (بر جبل ہندی) مکہ مکرمہ)

(خریدکردہ وموقوفہ محترمہ خلیل زمانی بیگم صاحبہ ——— مرحومہ)

یہ رباط بھی محلہ شامیہ میں، رباط خلیلیہ ع۱ کے قریب ہی اس کے بالائی حصّہ میں جبل ہندی پر واقع ہے۔ اس کی خریداری سنہ ۱۳۴۱ھ میں ان ہی بیگم صاحبہ کی جانب سے ہوئی۔ ۵ر صفر سنہ ۱۳۴۱ھ کو اس کے وثیقہ کی تکمیل ہوئی۔ چونکہ یہ مکان نو تعمیر، نامکمل حالت میں خریدا گیا تھا۔ اس لیے اس وقت سے اَب تک نامکمل حالت ہی میں واقع ہے اور غیر آباد ہے۔ اسی وجہ سے اس رباط میں اب تک کسی حاجی کے قیام کرنے کا موقع نہیں آیا۔ البتہ چونکہ یہ مکان بلندی پر واقع تھا اس لیے خریداری کے بعد ہی تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ صرف کر کے اس مکان تک پہنچنے کے لیے پہاڑ کی سیڑھیاں وغیرہ تیار کرادی گئی تھیں۔ اب وہاں ماشاء اللہ آبادی ہی آبادی ہے۔ رباط کے اس مکان سے کچھ اوپر جاکر ایک سڑک بھی نکال دی گئی ہے۔ جس کے ذریعہ رباط کے قریب تک سواری کے ذریعہ بھی آمد و رفت رکھی جا سکتی ہے۔

خریداری کے بعد عرصہ تک یہ مکان غیر آباد رہا۔ کچھ لوگ اس سے غلط فائدہ اٹھانے لگے۔ چونکہ کاغذ کی تکمیل پوری طرح نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے سنہ ۱۳۶۸ھ میں وہاں کے ملکی قانون کے مطابق اس رباط کا وثیقہ خریداری

الشیخ محمود دہلوی کے نام سے تیار ہوا جو حارۃ الباب کی رباط فرد دبیہ کے نظم کو بھی سنبھالے ہوئے ہیں یہ وثیقہ ۲۵ رجمادی الاولی ۱۳۶۸ھ کا تیار شدہ ہے۔

اب تک یہ کاغذات اور یہ رباط اسی طرح غیر آباد اور نامکمل پڑے رہے۔ اب محمود صاحب دہلوی سے پوری طرح بات ہوگئی ہے کہ وہ اس کاغذ کے اعتبار سے وقف نامہ کی تکمیل بھی جلد کرادیں گے۔ وہ اس تکمیل کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ اسی طرح رباطوں کی مرمت کے لیے رقم کا انتظام ہوجانے کے بعد اس نامکمل رباط کو بھی انشاء اللہ جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ یہ رباط بھی جلد مکمل ہوکر آباد ہوجائے اور ٹونک کی دوسری رباطوں کی طرح اس میں بھی حجاج کرام قیام کرنے لگیں۔

رباط کی موجودہ نامکمل عمارت کی نگرانی کے لیے جناب محمود صاحب دہلوی کی جانب سے ایک یمنی صاحب کو رباط میں رکھ رکھا ہے۔ ان کو کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا اور نہ ان سے کسی قسم کا کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔ اُمید ہے کہ آئندہ یہ رباط بھی انشاء اللہ جلد آباد ہوجائے گی۔

اس رباط کے حدود، پیمائش اور بنی ہوئی عمارت کی تفصیل منسلکہ نقشہ سے پوری طرح واضح ہے۔

اس رباط کی خریداری کا حساب بھی عبدالستار عبدالجبار دہلوی کی جانب سے رباط شامیہ ۱ کے حساب کے ساتھ وصول ہوگیا تھا۔ وہاں سے آئے ہوئے حساب کی فوٹو اسٹیٹ کاپی کے ساتھ شامل ہے :-

نقشہ نظری رباط ٹونک محلہ شامیہ مکہ مکرمہ
(موقوفہ بجناب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ مرحومہ)
شمال (شمالاً) الزقاق الموصل الی علو الجبل و بہ بابان
محلہ شامیہ
بلدیہ مکان نمبر قدیم
۵۷۱
بواب عبداللہ الیمانی
صدر دروازہ کلاں
پیمائش
من الشرق الی الغرب
مما یلی الشام والیمن
۱۷ متر او ۲۰ سنتیمتر
عرضاً
من الشام الی الیمن
مما یلی الشرق
۲۳ متر او ۷۰ سنتیمتر
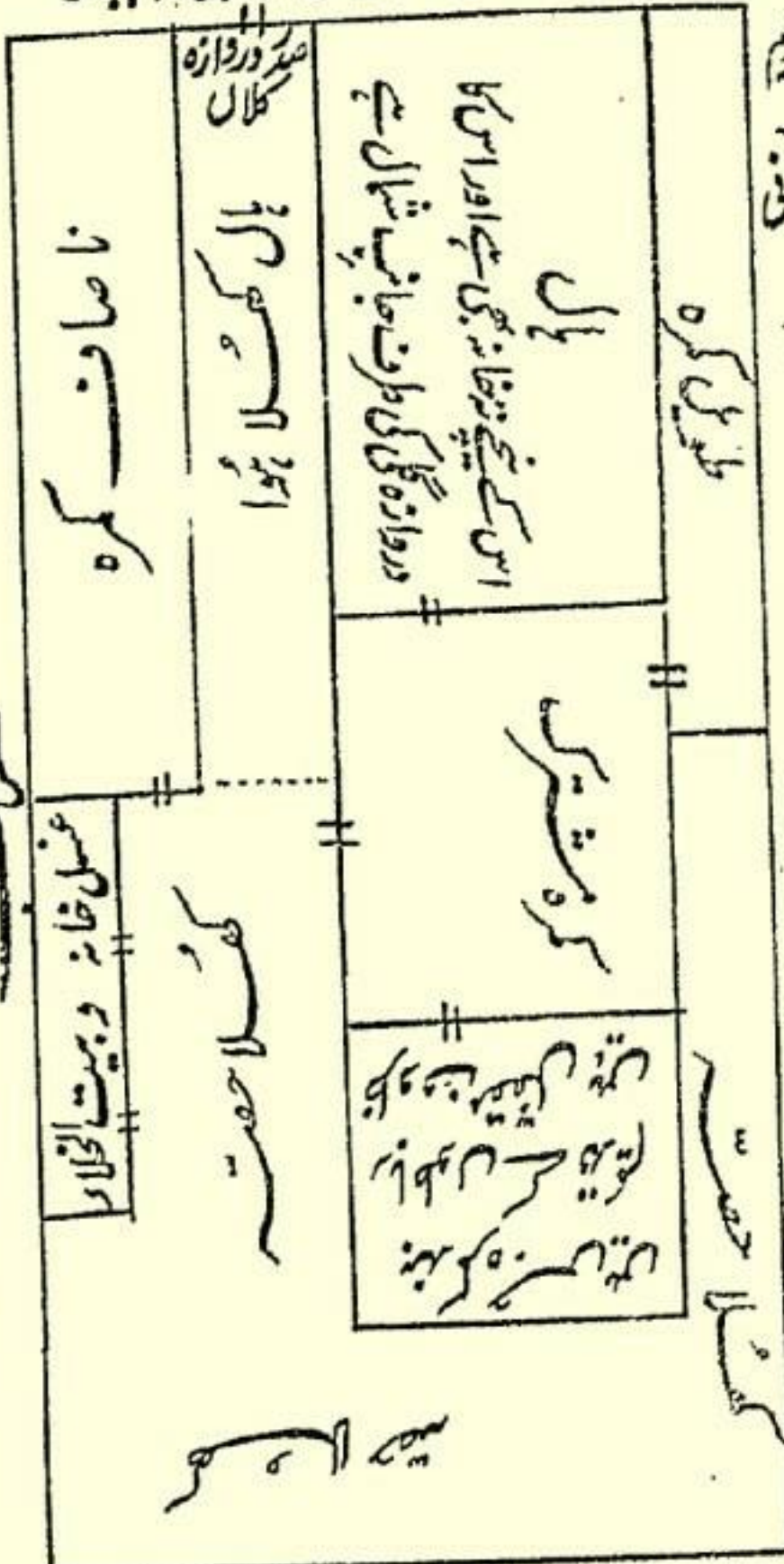
رباطِ فردوسیہ

(واقع محلہ درویشیہ، مقابل باب المجیدی، مدینہ منورہ)

(موقوفہ محترمہ نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ عرف لاڈلی بیگم صاحبہ مرحومہ)

یہ رباط حرم شریف سے بہت قریب باب المجیدی سے باہر، محلہ درویشیہ میں واقع ہے۔ اور عمارت سے متصل جانب شمال رباط سے متعلق باغیچہ ہے۔ اس عمارت کی خریداری اس وقت کے ملکی قانون کے مطابق السیّد احمد بن السیّد حبیب اللہ بن پیر علی فیض آبادی مجاور مدینہ منوّرہ کے نام سے ۱۳۴۲ھ میں ہوئی۔ السید احمد صاحب مذکور نے ۱۱ر جمادی الاُخری ۱۳۴۲ھ کو یہ مکان سید یٰسین کابلی کے ورثار سے نیلام میں خریدا۔ اور ۱۵ر جمادی الاُخری ۱۳۴۲ھ کو چار روز بعد ہی بیگم صاحبہ کی مرضی کے مطابق وقف کی ان تفصیلات کے ساتھ جن کا ذکر وقف نامہ میں ہے اپنی جانب سے وقف بھی فرمادیا اور اس کی رجسٹری کرادی۔ قبالہ کا نمبر ۲۱۹ ہے۔ رباط کا متولی اور ناظر، وقتِ وقف خود بیگم صاحبہ، لاڈلی بیگم کو اور الشیخ عبدالجبار دہلوی کو مقرر کیا گیا۔ چنانچہ اس وقت سے یہ ذمہ داری عبدالجبار دہلوی اور ان کی اولاد ہی میں چل رہی ہے۔ البتہ چونکہ یہ حضرات مکہ مکرمہ رہتے تھے۔ اور رباطیں مدینہ منوّرہ میں ہیں۔ اس لیے ان دہلوی حضرات کی جانب سے اُسی وقت سے مدینہ کی رباطوں کی نگرانی کے لیے السیّد محمود مدنی کو اپنا وکیل مقرر کر دیا گیا تھا۔ جو مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے بھائی تھے اور ماشاء اللہ

مدینہ میں اچھے مقام کے مالک تھے۔ چنانچہ سید محمود صاحب مدنی، وکیل کی حیثیت سے تاحیات رباطوں کی نگرانی بہتر طریقہ پر فرماتے رہے۔ اور ان کے انتقال کے بعد اب ان کے بیٹے سید حبیب صاحب مدنی رباطوں کی نگرانی فرما رہے ہیں۔

رباطوں میں قیام کے لیے ٹونک اور مکہ سے اجازت نامے جاری ہوا کرتے ہیں اور الحمد للہ ہر سال سیکڑوں حجاج اور زائرین ان رباطوں میں قیام کر کے استفادہ کر رہے ہیں رباط کی نگرانی کے لیے بواب مقرر ہے جس کے پاس روزانہ کا حساب رہتا ہے۔ بواب کی جانب سے ایک ہمہ وقتی چوکیدار مقرر ہے جو رباط کی حفاظت بھی کرتا ہے۔ اور صفائی بھی۔

رباط میں قیام کے لیے حجاج سے اجازت نامہ ہونے پر چھ ریال یا دس ریال فی حاجی کے حساب سے بجلی پانی کے مصارف کیلیے جمع کرائے جاتے ہیں۔ اور رباط کے حسابات باقاعدہ رکھے جاتے ہیں۔

دو چار سال قبل اس رباط کی کچھ مرمت تو کرادی گئی تھی اور صدر دروازے کی جانب کی تمام کھڑکیاں وغیرہ سب منزلوں کی تبدیل کرادی گئی تھیں۔ قدیم کھڑکیوں کی جگہ جدید طرز کی کھڑکیاں فٹ کرادی گئی تھیں۔ دکانوں میں سب میں شٹر فٹ ہیں۔ یہ عمارت بھی تین منزلہ ہے۔ اور ہر منزل اور ہر کمرے میں بجلی نل اور پنکھے حسب ضرورت فٹ ہیں بہرحال بھی اس عمارت میں اب بھی کافی مرمت کی ضرورت ہے۔ کمروں کے دروازے اور کھڑکیاں بھی اب تک پرانی وضع کی ہیں اور کچھ شکستہ ہیں جلد ہی انشاء اللہ رباط کی باقی مرمت کی تکمیل ہو جائے گی۔ رباط سے پیچھے باغیچہ کی جو غیر آباد زمین ہے آئندہ اسباب پیدا ہونے پر اس زمین میں بھی حجاج کے لیے کمرے تعمیر کرادیے جائیں گے۔ اس رباط کی خریداری کے بعد مکہ مکرمہ سے خریداری کا جو حساب بیگم صاحبہ کو وصول ہوا تھا اس کی فوٹو کاپی شامل ہے:۔

خلاصہ وقف نامہ

رباط مدینہ منورہ

(موقوفہ فردوس زمانی بیگم۔ لاڈلی بیگم صاحبہ)

الزقاق الحادث

شمال (شاماً)
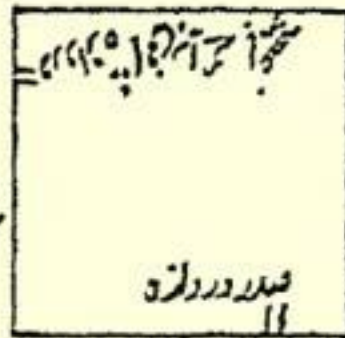
صدر دروازہ

غرب

شرق

جنوب (یمناً وقبلۃً)

الطریق العام الموصل للصدقہ

اصل خریدار دواقف۔ فردوس زمانی بیگم۔ لاڈلی بیگم صاحبہ بنت محمود خاں زوجہ نواب ابراہیم علی خاں رئیس ٹونک

خریدار دواقف تحریری۔ السید احمد بن السید حبیب اللہ بن پیر علی فیض آبادی مجاور مدینہ منورہ (یہ جائداد انھوں نے ۱۱ رجادی الآخر سنہ ۱۳۴۲ھ کو ورثاء سید یٰسین کابلی کے نیلام سے خریدی تھی)

تاریخ سند۔ ۱۵ رجادی الآخری سنہ ۱۳۴۲ھ

نمبر قبالہ۔ عدد ۲۱۹

مصدق وقاضی وقت۔ احمد بن المرحوم اسعد کماخی القاضی بالمدینہ منورہ۔

متولی یا ناظر۔ لاڈلی بیگم صاحبہ الشیخ عبدالجبار الدھلوی وبعدہما اخوان و اولاد عبدالجبار

متولی موقت برائے تسجیل وتکمیل۔ بدرالدین احمد بن عبدالسلام بن سید بن حسین

وقف نامہ رباطِ فردوسیہ
مدینہ منورہ

۲۱۹

ھٰذہٖ الصورۃ مخرجۃ من سجل محکمۃ المدینۃ المنورۃ الشرعیۃ المحفوظ
بھا حسب تصدیق قاضیھا الحالی بختمہ المنضوم ادناہ ولذلک تحرر

دستخط

قاضی صاحب

مافیہ من الوقف الصحیح والشرط الصریح حکمت بصحتہ ولزومہ
فی خصوصہ وعمومہ عالما بالخلاف الجاری بین الائمۃ الاسلاف، و
انا الفقیر الی رحمۃ ربہ القدیر احمد بن المرحوم اسعد کمامی القاضی
بالمدینۃ المنورۃ غفر لھما و المسلمین امر فی ۸ جمادی الاخری سنہ ۱۳۴۲م

دستخط قاضی صاحب

مہر محکمۃ المدینۃ المنورۃ مہر قاضی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ الواقف من القدیم علی ظاھر افعالنا والمستکنۃ فی الضمیر
المنشئ بالنسبۃ الینا ما قدرہ فی الازل من الدقیق والخطیر، المجری
ما ارادہ من الخیر والشر علی ایدی عبادہ لینتظم ملکہ طبق قضائہ وقدرہ
ومرادہ، والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد المبعوث للامۃ ھدی

ورحمة، المحلى بنور هدايه، دياجير المحنة والظلم، المجرى شرائع
الشريعة السمحاء بين جميع الخلق، وعلى اله واصحابه اهل الفضل
والفصل والصدق والحق، امابعد فلما عد الوقف من جملة الصدقات
المحثوث اليها، المعول فى مدالحسنات ابداء عليها وانه من انفع
القربات ومن جملة افعال الخيرات والمبرات المعدودات لقوله
عليه الصلوة والسلام، وهو المرجى لكل عظيمة، المشفع فينا المبلغ
سئوله، اذامات ابن آدم انقطع عمله الامن ثلاث، صدقة
جارية اوعلم ينتفع به اوولد صالح يدعو له، وحث عليها كذلك
بقوله وهو المظل بالغمامة، المومن تحت ظل صدقته يوم القيامة،
فرغب الرجل الحر العاقل البالغ الرشيد المحترم السيد احمد
بن السيد حبيب الله بن پير على من اهالى فيض آباد المجاور
بالمدينة المنورة، الذى هو من اتباع الحكومة العربية الهاشمية،
حسب التقرير الشرعى المورخ فى اليوم الحادى عشر من شهر رجب الفرد
سنة ثمان وثلاثين وثلاث مائة والف بعد واحدى وعشرين ان
ينتظم فى سلك جملة نظام الثلاث طامعا فى رحمة رب الغفور
بان لاينقطع عمله الى يوم البعث والنشور وان يكون مظلا بما
وفق اليه يوم العرض والزحام من جملة الفائزين هنالك من
الانام، لحضر فى المجلس الشريف الشرعى ومحفل الدين الحنفى،
المرضى، المعقود بمحكمة طابة الطيبة المحترم السيد احمد حبيب الله

المزبور واقربطوعه واختياره، حال صحته وكمال عقله وجواز
تصرفاته الشرعية، بمواجهة المكرم بدرالدين احمد بن عبد السلام
بن سيد بدلن حسين، الذى اقامه الواقف الأتى ذكره تقريره
متوليا على الوقف الأتى تفصيله موقتا لاجل التسجيل والتكميل،
وقرر قائلا بكلامه وعبر مفصحا عن قصده ومرامه ان كامل ابنية
وانقاض عرصة الستة المخازن المفرزة من البلاد الشهيرة بالدرويشة
الكائنة بخارج باب المجيدى ظاهر المدينة المنورة، المحدودة
المخازن المذكورة، قبلة، الطريق العام الموصل للصدقة ومنه
الباب والاستطراق، وشاما، بالزقاق الحادث، وشرقا، الدار
العامرة الموروثة من بكير افندى وزندار الخزينة الجليلة النبوية
سابقا، وغربا، الزقاق الحادث النافذ، ومنه باب واستطراق ايضا
الباقية والدار المذكورة المحتكرة عرصة كل مخزن منها بحكره قدره
عشرون قرشا رائجا، سنويا لجانب وقف اغوات الحرم الشريف
النبوى، وكذلك كامل عمارة وانقاض خمسة مخازن مفرزة من
البلاد الدرويشية المذكورة المحدودة المخازن المذكورة، قبلة،
بالزقاق الخاص بملكى، وشاما، البعض بارض البلاد الدرويشية
المذكورة والبعض بملك محى الدين البخارى، وشرقا الدار العامرة
الموروثة من بكير افندى الوزندار المذكور، وغربا الزقاق الحادث
المذكور الذى عرضه سبعة اذرع معماريا ومنه الباب والاستطراق

المضمومة المخازن المذكورة جميعها اولاً واخراً على بعضها مدخل
الزقاق الخاص المذكور ايضاً فى جملة ذلك مجعولة قطعة واحدة
المبنى عليها دار كبيرة عامرة ودوكاناً وبركة وديواناً ومقاعد
ومجالس وغير ذلك المجعول قسماً منها بستاناً مغروساً فيه غروسات
جميع ذلك بحقه وحقوقه ملكى وتحت يدى وتصرفى مستقلاً
بلا معارض ولا منازع ولا مشارك لى فيها اصلاً بموجب الحجة الشرعية
المورخة فى اليوم الحادى عشر من شهر جمادى الأخرة سنة ثنتين
واربعين وثلاثمائة والف الصادرة من هذه المحكمة الشرعية
والى الان بالطوع والرضا والاستحسان بنية خالصة وعزيمة الى
فعل الخير جانحة قد وقفتها وحبستها واكدتها وابدتها وخلدتها
وقفاً صحيحاً شرعياً وحبساً صريحاً مرعياً مؤبداً نافذاً لازماً ودواماً
دائماً وقفاً منجزاً لله تعالى ابتغاء مرضاته وهو الرب الرحيم وذخراً
ليوم لا ينفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم، يوم يجزى
الله المتصدقين ولا يضيع اجر المحسنين بالنية المقرونة بالجزم
والامضاء بجميع ذلك بعد الحرم على سكنى الزوار الواردين من
الحجاج للزيارة الى طابة الطيبة مرقد اكرم مرسل اتى بالمزايا
الفاخرة والمكارم الطيبة من بلدة تونك راجپوتانه من الاقطار
الهندية فان لم يرد احد من البلدة المذكورة فلسكنى مطلق
الحجاج الواردين من الهند من اى بلدة كانوا ينظر المتولى الذى

ذکرہ بلا بدل اجرۃ للسکنی، فان لم یرد احد من اھل الھند
فیکون لسکنی مطلق الفقراء من ای بلد کانوا فان وجد الموقوف
علیھما ولا ثانیا بعد انعدامھم وانقطاع ورودھم یعاد الوقف
المذکور الیھم کما شرطا ولا بنیۃ الدوام والتابید والتکرار والاستقرار
المرۃ بعد المرۃ والکرۃ بعد الکرۃ لا یفسد ذلک تطاول الامد و
امتداد الابد الی ان یرث اللہ الارض ومن علیھا وھو خیر
الوارثین، علی ان البد کان الواقعہ تحت الدار المذکورۃ مع الدکاکین
التی ساجدتھا انشاء اللہ تعالیٰ فی غربی الحوش المذکور توجر و
یدفع من حصیل غلتھا الحکر المقرر علی جمیع ذلک ابتداء من
اصل ذلک وما بقی من اجرتھا یصرف فی تعمیر وترمیم الوقف المذکور
ومافیہ بقاء عینہ ورسمہ واذا احتاج الوقف الی التعمیر والترمیم
ولم تف الاجرۃ الحاصلۃ من الدکاکین بتعمیرہ ولم یتبرع
الناظر بالتعمیر فحینئذ یوجر جانب من الدار المذکور لاجل التعمیر
والترمیم بالوجہ المسطور وشرطت فی صلب عقد وقفی ھذا شروطاً
اردت علیھا وجعلت المرجع والمصیر الیھا، اولھا انی جعلت
النظارۃ علیٰ جمیع وقفی المذکور بطوعی واختیاری للمصونۃ
المحترمۃ الحرۃ، الرزان المکرمۃ ذات العفۃ والاحسان بین
الناس لاڈلی بیگم بنت محمود خان زوجہ المکرم محمد ابراھیم
علی خان والشیخ عبد الجبار الدھلوی بن علی جان بن عبد اللہ

مجتمعين ومنفردين ثم من بعد لاڈلی بیگم المذکورة وعبد الجبار
الدهلوی المذکور لاولاد عبد الجبار الدهلوی المذکور الاکبر
فالاکبر ثم من بعد اولاده لاخوان عبد الجبار المذکور الاکبر
فالاکبر ثم لاولادهم واولاد اولادهم واولاد اولادهم الاکبر
منهم فالاکبر الی الانقراض والعیاذ بالله تعالیٰ ویکون ادارة
الوقف المذکور بمعرفة المتولی بالوجه المشروح او معرفة وکیله
وان لم یوجد احد منهم ومنهم الارض خلت وتطاولت علیهم
بعد الانقراض والعیاذ بالله تعالیٰ من ذلك وعلت تؤل ولاية
الوقف المذکور لارشد رجل من اهل بلدة تونك من اهل الديانة
والامانه والصلاح فان لم یوجد فلارشد رجل من اهل الهند
من اهل الصلاح والعفة والديانة والامانة فان تعذر نسئل
الله السلامة من ذلك ولم یوجد منهم احد فترجع ولاية النظر
والتولية على الوقف المذكور لمدير الحرم الشريف النبوی کائنا من
کان بشرط رعاية جميع شروطی المشروحة حتی انه لو عاد الی
المدينة المنورة احد من المشروط لهم السكنی والنظر يجری عليه
حكم الشروط المذكورة تماما یعنی لاحق للمديرية فی النظارة الا مع
الخلو مطلقا من المشروط لهم النظر المذکورين، هكذا وقفت وقفی
ونصصت عليه بلفظ شرطی الصريح ووقفی اللازم الموكد الصحيح
وسلمته للناظر المقام عليه موفقا بدر الدين احمد هذا الحاضر

معی فی المجلس الشرعی فی محله بالوجه اللائق بالتخلیة الشرعیة
ورفعت عنه یدی بالکلیة والجزئیة وهو حازه الیه وتسلمه
منی التسلیم الشرعی بالوجه المطلوب المرعی فصادقه علی جمیع
کلماته المشروحة واقربا لتسلیم وتسلیم الناظر موقتا بدر الدین
احمد المزبور، ثم ادعی الواقف المذکور بمحضر المتولی موقتا
المذبور قائلا ان وقف العقار وان کان صحیحا عند الامام الاعظم
ابی حنیفة النعمان المقدم علیه سحائب الرحمة والغفران ولکنه
غیر لازم ویجوز للواقف الرجوع عنه فاسترد بذلک الوقف بعوده
الی ملکی کما کان واطلب الحکم علی المتولی بکف یده وتسلیم
ایدی فی محله واجاب المتولی المذبور قائلا ان الامر وان کان عند
الامام المشار الیه کما ادعاه الواقف المذبور ولکن الوقف یکون لازمًا
بمجرد قول الواقف وقفت عند الامام الثانی ابی یوسف یعقوب
علیه الرحمة الرب الرحیم و بتسلیمه الی المتولی وتیابیده عند
الامام الثالث محمد بن الحسن الشیبانی شملهم اللہ جمیعا بالرحمة
والغفران وامتنع من الرد والتسلیم وطلب کل من المذافعین الحکم
فی ذلک علی وفق مبتغاه متمسکا بما قاله وادعاه فانی حینئذ حکمت
بصحة الوقف المذکور ولزومه فی خصوصه وعمومه عالما بالخلاف
الجاری بین السادة الائمة الاحناف والاسلاف وصار بذلک وقفا
صحیحا شرعیا ممتنع الرد والابطال وصار نقضه من قضایا المحال

فمن بدله بعد ما سمعه فانما اثمه على الذين يبدلونه ان الله
سميع عليم واجر الواقف على الرب الكريم ومنعت الواقف من المعارضة
للمتولى المذكور بدعواة الاسترداد المذبورة وما هو الواقع بالطلب
صار كتبه وتسجيله تحريرا فى اليوم الخامس عشر من جمادى الآخرة
سنة اثنين واربعين وثلاثمائه والف هجرية وصلى الله على
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا والحمد لله
اولا واخرا ــــ فقط ـ

شهود الحـــــــــــــــال

وغيرهما　　محضر　　كاتبه الفقير الى رحمة رب القدير
احمد صمدى　　محمد عمر البرى

ترجمۂ اردو وقف نامہ

رباطِ فردوسیہ

مدینہ منوّرہ

۲۱۶

اس تحریر میں وقف صحیح اور شرط صریح کا جو ذکر ہے میں نے خصوص و عموم دونوں حیثیت سے اس کی صحت اور لزوم کا فیصلہ کیا۔ ائمہ اسلاف کے درمیان اس سلسلے میں جو اختلاف ہے۔ وہ بھی میرے علم میں ہے ۱۸ر جمادی الآخری ۱۳۴۲ھ

دستخط قاضی صاحب مدینہ۔

احمد بن المرحوم اسعد کماحی قاضی مدینہ منورہ۔

مہر محکمہ مدینہ منورہ

مہر قاضی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف سزاوار ہے اس خدائے پاک کو جو ظاہری و باطنی امور سے واقف ہے۔ اور مقدرہ سہل و اہم امور کا مہیا کن ہے۔ اپنا حکم خیر و شر بندوں کے ہاتھوں جاری فرماتا ہے تاکہ حسب مراد و مقتضائے خود اپنے ملک کا انتظام فرمائے۔ صلوٰۃ و سلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اُمت کے لیے رحمت و ہدایت مبعوث فرمائے گئے

اپنے نور و ہدایت سے کفر کی تاریکیوں کو دور کیا اور شریعت مطہرہ کے قوانین خلق میں جاری فرمائے۔ آپ کی آل و اصحاب پر جو کہ اصحاب فضل و صدق ہیں۔ اما بعد، چونکہ وقف ان صدقات میں سے ہے جس کی طرف ترغیب دلائی گئی ہے۔ دائمی حسنات، انفع مقربات اور افعال حسنہ میں جس کا شمار ہے۔ حدیث میں ارشاد ہے۔ انسان کے مرنے کے بعد تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ، اور وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا رہے اور نیک اولاد جو میت کے لیے دعا کرتی رہے نیز ارشاد ہے ـــــ بندہ مومن بروز قیامت اپنے صدقہ کے زیر سایہ رہے گا بنابریں سید احمد بن سید حبیب اللہ بن بیر علی ساکن فیض آباد، مجاور مدینہ منورہ جو حکومت عربیہ ہاشمیہ کے اتباع میں سے ہیں ذریعہ تحریر شرعی مورخہ ۱۱ رجب ۱۳۳۸ھ یہ ع۲۱ انھوں نے بحالت صحت عقل و حریت و بلوغ خدا کی رحمت کی امید کرتے ہوئے وقف کی خواہش کی تاکہ اس کا ثواب قیامت تک ان کو پہنچتا رہے اور روز حشر زیر سایہ صدقہ رہیں مجلس شرع شریف واقع مدینہ منورہ میں سید احمد مذکور نے حاضر ہو کر نصیحت و کمال عقل و جواز تصرفات شرعیہ طوعاً و راغباً بمواجہہ بدرالدین احمد بن عبدالسلام بن سید بدل بن حسین جن کو واقف نے وقفی متولی بھی بنایا ہے جس کا ذکر اسی وقف نامہ میں ہے، وقف کی خواہش کی اور واضح طور پر اپنے مطلب و مقصد کی تقریر کرتے ہوئے اقرار کیا کہ مکانات واقع بیرون باب مجیدی محلہ درویشیہ مدینہ منورہ محدودہ بحدود اربعہ، جانب قبلہ (جنوب) راستہ عام جو موصل الصدقہ ہے اور اس جانب دروازہ اور راستہ ہے۔ جانب شام (شمال) کوچہ جدیدہ ہے جانب شرق، دار عامرہ ہے جو بکر آفندی ورزندار خزینہ جلیلہ نبویہ کا موروثہ ہے۔

جانب غرب، کوچہ جدید، نافذہ ہے اور اس جانب باغیچہ کا دروازہ و راستہ بھی ہے۔ اور دار مذکور کے جن حصوں میں کاشت ہوتی ہے اس کے ہر مخزن کا لگان بیس قرش رائجہ سالانہ ہیں جو حرم شریف کے اغوات (خدام) کے لیے وقف ہیں اس طرح بلاد درویشیہ مذکورہ کے پانچوں مخزن اور عمارات جن کے حدود یہ ہیں۔ جانب قبلہ (جنوب) کوچہ خاص جو میری ملکیت ہے۔ جانب شام (شمال) بعض حصہ زمین بلاد درویشیہ مذکورہ اور بعض مملوکہ محی الدین بخاری، جانب شرق۔ دار عامرہ، موروثۂ بکیر افندی وزندار مذکور، جانب غرب، کوچہ جدید مذکور جس کا عرض سات ذرعہ معماری ہے۔ اور اسی جانب دروازہ اور راستہ ہے۔ جو اول سے آخر تک تمام مخازن مذکور سے ملا ہوا ہے اور زقاق خاص مذکور کا مدخل بھی بعض حصہ میں ہے۔ اور یہ سب کا سب ایک قطعہ بنالیا گیا ہے اور اسی پر بڑا مکان بنایا گیا ہے اور دکان حوض، دیوان خانہ اور بیٹھک وغیرہ بنائی گئی ہے اور اسی کے ایک حصہ میں باغ قائم کیا گیا ہے جس میں درخت وغیرہ لگائے گئے ہیں یہ تمام جائداد تمام حقوق کے ساتھ بلا شرکت غیرے میری ملکیت اور تصرف میں ہے اور اس میں کوئی منازع یا معارض نہیں ہے۔ اور یہ جائداد محکمہ شرعیہ کی دستاویز مورخہ ۱۱ر جمادی الآخری ۱۳۴۲ھ کے ذریعہ میری ملکیت میں آئی ہے میں نے طوعاً و رغبتاً بہ نیت خالص و ارادۂ فعل خیر، جائداد مذکورہ بالا کو وقف کر دیا وقف صحیح شرعی، ہمیشہ جاری رہنے والا، منجز اللہ تعالیٰ برائے طلب رضائے رب رحیم، ذخیرہ بنایا اس دن کے لیے کہ متصدقین کو بدلہ دیا جائے گا اور محسنین کا اجر ضائع نہیں ہوگا۔ یہ وقف ان حجاج کے لیے ہے جو برائے زیارت روضۂ منورہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہر ٹونک راجپوتانہ واقع ہندوستان

سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں۔ اگر ٹونک سے کوئی نہ آئے تو مطلق ہندوستان کے حجاج، زیرِ نگرانی متولی بلا کرایہ مقیم ہوں۔ اگر ہندوستان سے بھی کوئی نہ آئے تو عام فقراء کسی بھی ملک کے ہوں مقیم ہو سکتے ہیں۔ اگر اہلِ ٹونک کا کسی وجہ سے خدانخواستہ ورود نہ ہو اور اس مدت میں دیگر ممالک کے فقراء مقیم ہوں تو جب اہلِ ٹونک کا وہاں ورود ہوگا، یہ وقف حسب شروط مذکورہ اہلِ ٹونک ہی کے لیے ہوگا، بہ نیت دائمی ابدی الی یوم القیٰمۃ ــــ نیز وہ دکان جو مذکورہ مکان کے نیچے ہے اور وہ دکانیں جو غرب میں ہیں انشاء اللہ عنقریب بنواؤں گا، کرایہ پر دی جاویں اور آمدنی سے مقررہ ٹیکس ادا کئے جائیں اور جو کچھ بچے وہ موجودہ عمارت کی تعمیر و ترمیم میں صرف ہو۔ اگر یہ آمدنی مرمت کے لیے کافی نہ ہو اور متولی اپنے پاس سے بھی صرف نہ کرے تو کچھ حصہ مکان حسب ضرورت متولی کرایہ پر دے سکتا ہے ـــ اس وقف میں چند شرطیں لازمی ہیں جو عقد وقف میں داخل ہیں جن پر عمل کا اصرار ہے۔ اول یہ کہ میں نے اپنی رضامندی اور اختیار سے اس وقف کا متولی جنابہ عالیہ .... لاڈلی بیگم صاحبہ .... بنت محمود خاں زوجہ محترمہ نواب ابراہیم علی خاں صاحب بہادر اور جناب عبدالجبّار صاحب دہلوی ابن علی جان بن عبداللہ کو اجتماعی طور پر اور انفرادی طور پر بنایا ہے۔ لاڈلی بیگم صاحبہ اور عبدالجبّار صاحب دہلوی مذکور کے بعد عبدالجبّار صاحب دہلوی مذکور کی اولاد متولی رہے گی۔ الاکبر فالاکبر۔ ان کے بعد عبدالجبّار صاحب کے بھائیوں کی اولاد متولی رہے گی ـ الاکبر فالاکبر۔ پھر اسی طرح اولاد در اولاد۔ اور اگر العیاذ باللہ ان کی کوئی اولاد نہ رہے تو ادارہ وقف متولی رہے گا۔ اس کے بعد ولایت وقف منتقل ہو گی ٹونک کے کسی

دین دار، متقی، امانت دار شخص کی طرف۔ اگر خدانخواستہ ٹونک کا بھی کوئی نہ ہو
تو اہلِ ہند میں سے ایسا ہی کوئی دیانت دار شخص متولی ہوگا۔ اگر ہندوستان
کا بھی کوئی شخص نہ رہے تو ولایت وقف منتقل ہو گی اس شخص کی طرف جو حرم شریف
کا متولی ہوگا۔ مع رعایت تمام شروط مذکورہ۔ پھر بھی اگر مشروط لہم میں سے کوئی
بھی مدینہ منورہ لوٹ آئے تو حسب شرط مذکورہ، ولایت اس کی طرف منتقل ہو گی۔
بہر حال تمام الفاظ تاکید کے ساتھ یہ شروط مشرحہ بالا، والفاظِ صریح اس وقف کو
موکد ولازم کر دیا گیا اور عدالت میں بدرالدین احمد جو کہ وقتی متولی ہیں ان کے سپرد
کر دیا۔ جو مجلس ہذا میں موجود ہیں۔ اپنا قبضہ کلی وجزئی ہٹا لیا اور متولی مذکور نے
اپنا قبضہ کر لیا اور تمام الفاظ واقف کو دوہرا کر تسلیم تسلیم کا اقرار کرا لیا پھر واقف
نے بموجودگی متولی مذکور دعویٰ کیا کہ غیر منقولہ جائداد کا وقف اگرچہ امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہے لیکن بحق واقف لازم نہیں ہے یعنی واقف کو اس
وقف سے رجوع کرنا اور رد وقف کر لینا اور موقوفہ شئی پر مالکانہ تصرف کر لینے کا
اختیار ہے۔ اس طرح میں نے وقف کو رد کر لیا اور حکم کا خواستگار ہوں کہ متولی
اپنا قبضہ ہٹا لے اور جائداد موقوفہ پر میرا قبضہ کرا دیا جائے ــــــــــ

متولی مذکور نے جواب دیا کہ رد وقف اگرچہ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک صحیح ہے جیسا کہ
واقف مذکور نے ظاہر کیا ہے لیکن امام ثانی ابویوسف یعقوب رح کے نزدیک صرف واقف
کے وَقَفْتُ (میں نے وقف کیا) کہہ دینے سے وقف لازم ہو جاتا ہے اور امام
ثالث امام محمد بن حسن شیبانی رح کے نزدیک، متولی کو سپرد کر دینے کے بعد وقف لازم
اور مؤبد ہو جاتا ہے اور واقف کو رد کر لینے کا حق نہیں رہتا۔ فریقین میں سے ہر ایک نے

اپنے دعوی کے مطابق فیصلہ چاہا۔ لہذا میں (حاکم عدالت) نے ائمہ کے اختلاف کو
مدنظر رکھتے ہوئے وقف مذکورہ کو صحیح مان کر لزوم کا حکم دیا۔ یہ وقف عدالت کے نزدیک
صحیح ہے اور رد یا ابطال کا حق نہیں ہے اور اس وقف کا ٹوٹ جانا قضایا محال میں
سے ہے فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ ان اللہ
سمیع علیم۔ واقف کو اجر دینا رب کریم پر ہے۔ واقف کو ہدایت کر دی گئی
ہے کہ وہ یہ دعوائے رد و طلب مکان موقوفہ متولی مذکور سے کسی قسم کا معارضہ نہ کرے
محررہ ۱۵ رجادی الآخرۃ ۱۳۴۲ھ والحمد للہ اولاً و آخراً۔

شهود الحـــــــال

وغیرہ — محضر احمد صمدی — کاتب محمد عمر البری

مہر (محکمہ مدینہ منورہ)

رباط جمیلیہ

(واقع محلہ درویشیہ، مقابل باب المجیدی، مدینہ منورہ)

(موقوفہ محترمہ جمیل الزمانی بیگم صاحبہ اطال اللہ بقاہا)

یہ رباط بھی رباط فردوسیہ سے بالکل متصل، باب مجیدی کے سامنے حرم شریف سے بہت قریب واقع ہے۔ ساتھ میں باغیچہ کا حصہ بھی ہے۔ جو دونوں رباطوں کا ایک کر یکجا اور مشترک معلوم ہوتا ہے۔

اس رباط کی خریداری بھی اس وقت کے ملکی قانون کے مطابق بیگم صاحبہ کی جانب سے ان ہی سید احمد بن سید حبیب اللہ بن پیر علی فیض آبادی مجاور مدینہ منورہ کے نام سے ہوئی جن کے ذریعہ رباط فردوسیہ خریدی گئی تھی۔ اصل خریداری ۴ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ کو بموجب قبالہ سید احمد صاحب کے نام ہوئی۔ اور ۲۱ محرم ۱۳۸۵ھ کو ان کی جانب سے بیگم صاحبہ کی ہدایت اور شرائط کے مطابق وقف نامہ کی تکمیل ہو گئی۔ جس کے قبالہ کا نمبر ۱۱۱ ہے۔

خریداری کے وقت سے اب تک دہلوی حضرات ہی اس رباط کی نگرانی کر رہے ہیں اور انھوں نے رباط فردوسیہ کی طرح اس رباط کی نگرانی کا وکیل بھی السید محمود مدنی کو بنا دیا تھا۔ اور ان کے انتقال کے بعد اب ان کے بیٹے سید حبیب صاحب مدنی وکیل ہیں اور رباط کے ضابطہ میں نگراں ہیں۔ رباط کے حسابات بھی بواب کی جانب سے ان کو پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ ان حسابات کو باقی ماندہ رقم

کے ساتھ دہلوی حضرات کو مکہ بھیج دیا کرتے ہیں۔

تین چار سال قبل کی ترمیم میں اس رباط کی بھی کافی مرمت کرائی جاچکی ہے۔ باہر کی ترمیم تو رباط فردوسیہ کیطرح ایک ساتھ ہو گئی جس کی وجہ سے اب یہ دونوں رباطیں باہر کی جانب سے ایک ہی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن فردوسیہ کے مقابلہ میں اس رباط جمیلیہ کی اس وقت کافی مرمت ہوچکی ہے۔ فرش سب ٹھیک کرائے گئے ہیں غُسل خانے اور بیت الخلاء صاف ستھرے بنوائے گئے ہیں۔ سب میں فلش سسٹم ہے۔ کمروں اور کھڑکیوں کے دروازے تمام تبدیل کراکے نئے طرز کے دروازے لگا دیئے گئے ہیں۔ پہلے دونوں رباطوں کے صدر دروازے علحدہ علحدہ تھے اب ان دروازوں کو دکان کی حیثیت دیدی گئی ہے اور دونوں رباطوں کے درمیان جمیلیہ کی دکانوں میں سے ایک دکان کو مشترک صدر دروازے کی حیثیت حاصل ہے۔ جہاں چوکیدار بھی نگرانی کے لیے ہر وقت بیٹھا رہا کرتا ہے۔

صدر دروازے کی جانب اس رباط میں بھی کچھ دکانیں پہلے ہی نکلوادی گئی تھیں۔ جو اب تک بحمدللہ آباد ہیں۔ مزید برآں رباط فردوسیہ کی طرح اس رباط کے پچھلے حصہ میں بھی باغیچہ کی زمین میں سڑک کی جانب دکانیں نکلوانے کا سلسلہ دو سال قبل شروع کر دیا گیا تھا۔ زیادہ دکانیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ صرف دو تین دکانیں باقی رہ گئی ہیں۔ ان کی تعمیر کی تکمیل انشاءاللہ جلد عمل میں آجائے گی جو دکانیں تعمیر ہو چکی ہیں وہ ساتھ ہی کرایہ پر بھی دیجاتی رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے رباطوں کو بڑی سہولت پیدا ہو گئی ہے۔

رباط میں قیام کرنے کا وہی طریقہ ہے جس کی تفصیل رباط فردوسیہ میں تحریر کیگئی

بواب اور چوکیدار بھی وہی ہیں۔ اس رباط کے ایک کمرہ میں جو دروازے پر ہی ہے، رباطوں کا دفتر قائم ہے۔ جس میں ہر چیز ماشاء اللہ سلیقہ سے لگی ہوئی ہے ٹیلیفون بھی دفتر میں موجود ہے۔ دفتر کے رجسٹر اور فائل بھی ڈھنگ اور طریقہ سے تیار رہتے ہیں۔

یہ رباطیں انشاء اللہ آئندہ کافی ترقی کرنے والی ہیں آئندہ کی ترقی کیلیے ایک پلان بنالیا گیا ہے۔ اس کے مطابق انشاء اللہ سال بسال عمل کیا جائے گا۔

چونکہ مدینہ کی رباطوں میں اوّل تو حجاج آٹھ دس یا بارہ روز کی مقررہ مدت کے لیے آتے ہیں اس لیے آہستہ آہستہ یہاں سب ہی کو قیام کا موقع مل جاتا ہے خواہ وہ ٹونک کے اجازت ناموں پر ٹھہرنے والے ہوں یا مکہ مکرمہ کے۔ اس کے علاوہ زمانۂ حج گذر جانے کے بعد دوسرے مہینوں میں بھی یہاں زائرین کے آنے جانے کا سلسلہ رہتا ہے۔ اور رباطوں میں بھی لوگ برابر قیام کرتے رہتے ہیں۔ یا عمرے والے آجاتے ہیں۔ درمیانی قیام کے لیے اوّل تو مکہ سے پرچے جاری ہوتے رہتے ہیں۔ یا پھر گنجائش ہوتی ہے تو بغیر پرچہ کے بھی لوگوں کا قیام کرالیا جاتا ہے۔ اور ان سے حسب قاعدہ بجلی پانی کے پیسے جمع کرائے جاتے ہیں۔

اس رباط کی خریداری محرم ۱۳۴۵ھ میں ہوئی۔ بعد خریداری و تکمیل حاجی عبدالستار عبدالجبار صاحب دہلوی کی جانب سے اس رباط کی خریداری کا حساب مورخہ ۱۹ ر صفر ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۸ ر اگست ۱۹۲۶ء بیگم صاحبہ کی خدمت میں ارسال کردیا گیا جس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ساتھ میں شامل ہے۔

خلاصہ وقف نامہ

رباط مدینہ

(موقوفہ جمیل الزمانی بیگم صاحبہ)

انقاص مملوکہ محمد بدر الدین بکر آفندی

مملوکہ سید احمد مذکور موقوفہ

ارض موقوفہ سید احمد مذکور

شمال (شاماً)

شرق — الطریق العام

غرب — دکان موقوفہ سید احمد مذکور

رباط نواب حسن زمان بیگم
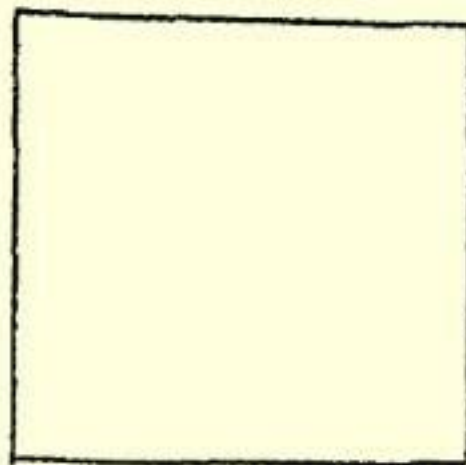
جنوب یمناً

الطریق العام

اصل خریدار و واقفہ۔ جمیل زمانی بیگم بنت مولوی عبداللہ خاں زوجہ نواب ابراہیم علیخاں صاحب رئیس ٹونک

واقف تحریری۔ السید احمد بن السید حبیب اللہ بن پیر علی فیض آبادی مجاور مدینہ منورہ

تاریخ سند۔ ۲۱ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۵ھ

نمبر قبالہ۔ قبالہ ۱۱۱ صحیفہ ۵ عدد ۱۲

مصدق و قاضی وقت۔ الشیخ ابراہیم بن المرحوم عبدالقادر بری قاضی مدینہ منورہ۔

متولی و ناظر۔ صاحبزادی جمیل الزمانی بیگم و الشیخ عبدالجبار الدہلوی۔ بعدہما اولاد اولاد عبدالجبار دہلوی

متولی موقت برائے تسجیل و تکمیل الشیخ عبید الرحمن بن عبد الرحمن الدہلوی۔

وقف نامہ رباطِ جمیلیہ
مدینہ منوّرہ

(اس مقام پر حکومت کے ٹکٹ چسپاں ہیں اور اُن پر قاضی صاحب مدینہ کے دستخط اس طرح ثبت ہیں)

الامر کما حرر فیہ

ابراہیم بن المرحوم عبد القادر بری القاضی بالمدینۃ المنورۃ الفقیر الیہ عز شانہ

مہر

مہر (بری هیم حافظ ابرا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

الحمد للہ رب العالمین، الواقف من القدیم علی ظاهر افعالنا و المستکنۃ فی الضمیر و المنشئ بالنسبۃ الینا ما قدره فی الازل من الدقیق والخطیر المجری ما اراده من الخیر والشر علی انہ عباده لینطق ملکہ طبق قضائہ وقدره ومراده والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد المبعوث للامۃ هدی ورحمۃ المجلی بنور هدیہ دیاجیر المحنۃ المظلمۃ، المجری شرائع الشریعۃ السمحاء بین جمیع الخلق وعلی الہ وصحبہ اهل الفضل والفصل والصدق والحق، اما بعد فلما عد الوقف من جملۃ الصدقات المحثوث الیہا المعول فی مد الحسنات ابتداء علیہا وانہ من انفع القربات ومن جملۃ افعال الخیرات والمبرات المعدودات قولہ علیہ الصلوۃ والسلام وهو المرجی لکل عظیمۃ المشفع فینا المبلغ سؤلہ اذا مات ابن ادم ینقطع

عمله الامن ثلاث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد
صالح يدعو له وحث عليهما كذلك بقوله وهو المظلل بالغمامة
المرمن تحت ظل صدقته يوم القيامة، فرغب الرجل العاقل البالغ
الرشيد المحترم السيد احمد بن السيد حبيب الله بن پير علی
من اهالی فیض آباد المجاور بالمدينة المنورة ان ينتظم في جملة
النظام الثلاث طامعا فی رحمة ربه الغفور فانه لاينفع شيئه يوم
البعث والنشور وان یکون مظللا بما وثق اليه يوم العرض والزحام
من جملة الفائزين هنالك من الانام فحضر فی المجلس الشريف
الشرعی ومحفل الدين الحنيف المرعی المقصود بمحكمة طابة الطيبة
لدی انا ابراهيم بن المرحوم عبد القادر بری القاضی بالمدينة المنورة
حالا، المحترم السيد احمد بن السيد حبيب الله المزبور واقر بطوعه
واختياره حال صحته وكمال عقله وجواز تصرفاته الشرعية بمواجهة
المكرم الشيخ عبيد الرحمن بن عبد الرحمن الدهلوی الذی اقامه
الواقف الآتی ذكره تقرره متوليا على الوقف الآتی تفصيله موقتا
لاجل التسجيل والتكميل وقرر بكلامه وعبر عن قصده ومرامه
قائلا ان كامل ابنية وانقاض وغروسات الدار العامرة مع القطعة
المزروعة المتصلة بها الكائنة بخارج باب المجيدی بالمحلة الشهيرة
بالدار البشية المحدود جميع ذلك قبلة وشرقا بالطريق العام
وغربا بدار وقفی انا سيد احمد المذكور وشاما بعضا الوقفی المذكور

والبعض بانتقاص ملك محمد سعد الدين بكير حسد فى المملوكة لى
بموجب حجة شرعية مؤرخة فى اليوم الرابع من شهر ربيع الآخر
سنة اربع واربعين وثلاثمائة والف حاوية لامضاء وختم
الشيخ احمد بساطى نائب القاضى بالمدينة المنورة سابقا والى
الآن بالطوع والرضا والاستحسان بنية خالصة وعزيمة الى الخير
جانحة قد وقفتها وحبستها واكدتها وابدتها وخلدتها وقفا صحيحا
شرعيا وحبسا صريحا مرعيا مؤبدا نافذا لازما ودواما دائما وقفا منجزا
لله تعالى ابتغاء مرضاته وهو الرب الرحيم وذخر يوم لا ينفع مال
ولا بنون يوم يجزى الله المتصدقين ولا يضيع اجر المحسنين بنية
مقرونة بالجزم والامضاء لجميع ذلك بعد العزم على سكنى الزوار
الواردين من الحجاج الى طابة الطيبة مرقد اكرم مرسل اتى بالمزايا
الفاخرة والمكارم الطيبة من بلدة التونك راجپوتانه من الاقطار
الهندية فان لم يرد احد من البلدة المذكورة فلسكنى مطلق
الحجاج الواردين من الهند من اى بلدة كانوا ينظر المتولى الآتى
ذكره بلا بدل اجرة للسكنى فان لم يرد احد من اهل الهند فيكون
لسكنى مطلق الفقراء من اى بلدة كانوا فان وجد الموقوف عليهم
اولا ثانيا بعد انعدامهم وانقطاع ورودهم يعاد الوقف المذكور
اليهم كما شرطا ولا بنية الدوام والتابيد والتكرار والاستمرار
المرة بعد المرة والكرة بعد الكرة لا يفسد ذلك تطاول الامد وامتداد

الابد الی ان یرث اللہ الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین وشرطت
فی صلب عقد وقفی ھذہ الشروطھا احد رت علیہا وجعلت المرجع والمصیر
الیہا، انی جعلت النظارۃ والتولیۃ علی جمیع وقفی المذکور بطوعی واختیاری
للمصونۃ المحترمۃ ذات للعفۃ والاحسان جمیل زمانی بیگم بنت
المولوی عبد اللہ خان زوجۃ المحترم محمد ابراھیم علی خان نواب
ٹونک راجپوتانہ بالھند والشیخ عبد الجبار الدھلوی بن علی جان
مجتمعین ومنفردین ثم من بعدھما الاولاد عبد الجبار المذکور الاکبر
فالاکبر ثم من بعد اولادہ لاخوان عبد الجبار المذکور الاکبر فالاکبر
ثم لاولادھم واولاد اولادھم الاکبر فالاکبر الی الانقراض والعیاذ
باللہ تعالیٰ وتکون ارادۃ الوقف المذکور بمعرفۃ المتولی بالوجہ المشروح
اوبواسطۃ وکیلہ وان لم یوجد منھم احد تؤل ولایۃ الوقف المذکور
لارشد رجل من اھل بلدۃ ٹونک المذکورۃ من اھل الدیانۃ والامانۃ
والصلاح وان لم یوجد فلارشد رجل من الھند من ای بلدۃ کان
بشرط الصلاح والعفۃ والدیانۃ وان تعذر ولم یوجد احد تصلح
تولیۃ الوقف المذکور فیکون ولایۃ النظر والتولیۃ علی الوقف المذکور
لمدیر الحرم الشریف کائنا من کان بشرط رعایۃ جمیع الشروط المشروحۃ
حتی انہ لو عاد الی المدینۃ احد من المشروط لھم السکنی والنظر یجری
حکم شروطہ المذکورۃ تماما یعنی لا حق للمدیر فی النظارۃ المذکورۃ
الا مع خلو المشروط لہ النظر مطلقا ھکذا اوقفت وقفی وتصفیت علیہ

بلفظ شرطی الصریح ووقفی اللازم الموکد الصحیح وسلمته للمتولی
الشیخ عبد الرحمن هذا الحاضر معی فی مجلس الشرعی ورفعت عنه یدی
بالکلیة والجزئیة وحازه الیه وتسلمه منی بالتسلیم الشرعی بالوجه
المطلوب المرعی فصادقه علی جمیع کلماته المشروحة المتولی عبد الرحمن
المذکور ثم ادعی الواقف المذکور بمحضر المتولی عبد الرحمن المذکور
قائلا ان وقف العقار وان کان صحیح عند الامام الاعظم ابی حنیفة
النعمان ولکنه غیر لازم ویجوز للواقف الرجوع عنه وانی بناء علی
ذلک قد استرددت الوقف المذکور الی ملکی کما کان وان هذا
المتولی قام قیام یعارضنی فی ذلک فاطلب الحکم علی المتولی بکف
یده وتسلیمه لسیدی فی محله واجاب المتولی المذکور قائلا
ان الامر وان کان عند الامام المشار الیه کما ادعاه الواقف
المذکور ولکن الوقف یکون لازما بمجرد قول الواقف "وقفت"
عند الامام الثانی ابی یوسف بن یعقوب علیه رحمة الرب الرحیم
وتسلیمه الی المتولی وتابیده عند الامام محمد بن الحسن الشیبانی
شملهم الله تعالی جمیعا بالرحمة والغفران وامتنع من الرد
والتسلیم وطلب کل من المتوافقین الحکم فی ذلک علی وفق مبتغاه
متمسکا بما قاله وادعاه فانی حینئذ حکمت بصحة الوقف
المذکور ولزومه فی خصوصه وعمومه عالما بالخلاف الجاری
بین السادة الائمة الاسلاف وصار بذلک وقفا صحیحا شرعیا

ممتنع الرد الابطال وصار نقضه من القضايا المحال فمن بدله
بعد ما سمعه فانما اثمه على الذين یبدلونه، ان الله سمیع
علیم واجر الواقف على الرب الكریم وصفت الواقف من معارضة
المتولی المذکور بدعواه الاسترداد المزبور وما هو الواقع مسجل
وبالطلب كتب وحرر فی الیوم الحادی والعشرین من محرم الحرام
سنة خمس واربعین وثلاثمائة والف۔

(جانب ثانی) ——————

توبلت على الضبط — تقید وتقابل بالاصل والسجل

کاتب — رئیس الکتاب — تیدت وتوبلت

مهر — مهر (محمد محمود) — بصحیفه ۵ — عدد ۱۲ — المقید

عدد	غروش
۱۴۶	۳۵۰

مهر

اس مقام پر بھی ٹکٹ ۳۵۰ قرش کے چسپاں ہیں اور ان پر تاریخ درج ہے
۲۴ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

مهر — مهر

ٹکٹ

قد صار استیفاء .... ثلاثمائة وخمسون قرشا بریا۔

ترجمہ وقف نامہ جمیلیہ - مدینہ منورہ

الامر کما حرر فیہ

دستخط قاضی صاحب مدینہ منورہ

ابراہیم بن المرحوم عبدالقادر بری قاضی مدینہ منورہ

مہر (محکمہ مدینہ منورہ) مہر (حافظ ابراہیم بری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اس رب العالمین کو سزاوار ہے جو ہمارے ظاہر افعال اور باطنی امور پر ہمیشہ سے واقف ہے۔ ازل میں کم و بیش جو ہمارے لیے مقدر کر دیا ہے وہ ہم تک پہنچاتا ہے اور اپنے ارادہ کے موافق خیر و شر بندوں کے ہاتھوں جاری فرماتا ہے تاکہ حسب قضاء و قدر خود انتظام ملک کرے۔ درود و سلام نازل ہو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی بعثت امت کے لیے ہدایت و رحمت ہے جنھوں نے محنت اور ظلم کی تاریک راتوں کو اپنے نور سے منوّر فرما دیا اور شرع شریف کے احکام خلق میں جاری فرمائے اور آپ کی آل و اصحاب پر جو فضیلت اور صدق و حق کے اہل ہیں۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے چونکہ وقف ایسے صدقات میں سے ہے جس کی طرف آمادہ کیا گیا ہے۔ اس کا شمار حسنات میں ہے اور نافع ترین تقربات میں سے ہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جن خیرات و صدقات کا ذکر ہے یہ بھی ان میں شامل ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان کے مرنے کے بعد تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین عمل۔ صدقہ جاریہ، علم منتفع بہ، اور نیک اولاد جو دعا کرتی رہے۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مومن روز قیامت اپنے صدقہ کے زیر سایہ رہے گا۔

بنا بریں سید احمد بن سید حبیب اللہ بن پیر علی فیض آبادی مجاور مدینہ منورہ جو کہ عاقل بالغ ذی شعور ہیں۔ خدا کی رحمت کی امید پر اس خیال سے کہ قیامت تک یہ نیکی قائم رہے گی اور یوم الجزاء (قیامت میں) کامیاب مخلوق میں ان کا شمار ہونے سے صدقہ جاریہ کے زیر سایہ رہیں گے۔ وقف کی رغبت کی اور سید احمد صاحب موصوف مجھ ابراہیم بن عبد القادر مرحوم بری قاضی مدینہ منورہ کے پاس مجلس شریف شرعی اور محفل دین حنیف، منعقدہ محکمہ مدینہ منورہ میں اس وقت تشریف لائے اور بحالت صحت و کمال عقل و قابل معاملات شرعی طائعاً و راغباً، جناب شیخ عبد الرحمٰن بن عبد الرحمٰن کے مواجہہ میں جس کو واقف نے بہ تفصیل ذیل اس وقف کا متولی بنایا ہے تصدیق و تکمیل کا اقرار کیا اور اپنے مطلب و مقصد کو ادا کرتے ہوتے ادا کرتے ہوئے بیان کیا کہ دار عامرہ کی تمام عمارت معہ انقاض (سامان متعلقہ جائداد) و غروسات کے (اشجار) اور مع اس قطعہ کے جس میں کھیتی کی جاتی ہے اور اس سے متصل ہے۔ جو محلہ درولیشیہ میں بیرون باب مجیدی واقع ہے جس کے مکمل حدود یہ ہیں۔ قبلۃً (جنوباً) و شرقاً شاہراہ عام ہے غرباً، وہ مکان ہے جسے مقر سید احمد ہی نے پہلے وقف کیا ہے (رباط فردوس زمانی بیگم) (شمالاً) بعض حصہ میرے مذکورہ وقف کا ہے اور بعض میں انقاض (سامان) ملک محمد سعد الدین بکیر صدفی ہے جو کہ بہ روئے بیع نامہ مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ

۱۳۴۴ھ میرا مملوک ہے اور اس بیع نامہ پر الشیخ احمد ساطی سابق نائب قاضی مدینہ منورہ کے دستخط اور مہر (تصدیق) ثبت ہیں۔ اس وقت میں نے اس مکان مذکور کو بہ رضاء و رغبت خود بہ نیت خالصہ وارادہ فعل خیر تمام الفاظ تابید (ہمیشگی)، وتاکید وتخلید (دائمی) کے ساتھ وقف کر دیا۔ وقف صحیح شرعی مواد لازم نافذ، دوامًا منجزًا اللہ تعالیٰ بہ طلب رضاء اللہ رب الرحیم، ایسے دن کا ذخیرہ بنانے کے لیے جس میں مال و اولاد نفع نہیں دیں گے، وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ متصدقین کو بدلہ دیگا اور نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کریگا۔ بہ جہت متصلہ بالجزم واجزاء مستحکم بحد ادارۂ کاملہ، یہ وقف ان حجاج زائرین کی سکونت کے لیے ہے جو روضۂ رسول پاک کی زیارت کے لیے ریاست ٹونک، راجپوتانہ واقع ہندوستان سے آئیں اگر اہل ٹونک سے کوئی نہ آئے تو ہندوستان کے ان حجاج کے لیے ہے جو ہندوستان کے کسی بھی شہر سے آئیں۔ متولی مذکورہ ذیل کی نگرانی ہے کہ ان کا قیام بلا بدل کرایہ سکونت ہونا چاہئے۔ اگر اہل ہند میں سے کوئی نہ آئے تو مطلق فقراء ان کی سکونت کے لیے جس شہر کے بھی ہوں۔ اہل ہند یا اہل ٹونک جب کبھی بھی آئیں گے یہ وقف ان کی ہی طرف لوٹے گا...... میرے اس اصل وقف میں چند شرطیں ہیں جن پر اصرار ہے اور جن پر وقف کا دار و مدار ہے وہ یہ کہ میں نے بہ رضاء و رغبت خود اس وقف کا متولی اور مہتمم جنابہ عالیہ محترمہ صاحبہ عفت و حرمت جمیل الزمانی بیگم دختر مولوی عبداللہ خانصاحب زوجہ محترمہ جناب نواب محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر نواب ٹونک راجپوتانہ واقع ہندوستان اور شیخ عبدالجبار دہلوی بن علی جان کو مجتمعاً و منفرداً کیا ہے۔ ان دونوں کے بعد عبدالجبار مذکور کی

اولاد کا حق ہے۔ جن میں بڑے کا حق پہلے ہوگا۔ اس کے بعد عبدالجبار کے
بھائیوں کا حق ہے جن میں بڑا پہلے مستحق ہوگا۔ پھر ان کی اولاد اور اولاد کی
اولاد۔ بڑا پہلے مستحق ہوگا۔ آخری اختتام نسل تک۔ اور اہتمام اور انتظام وقف
معرفت متولی مذکور بہ طریق مشروحہ مفصلہ یا بتوسط وکیل ہوگا۔ ان میں سے اگر
کوئی نہ ہو تو متولی شہر ٹونک کا پرہیزگار، نیک بخت، دین دار و سمجھ دار کوئی بھی ہوگا
خدانخواستہ ٹونک کا کوئی نہ ہو تو متصف بہ صفات مذکورہ بالا، ہندوستان کا کوئی
آدمی متولی ہوگا، اس کے بعد اگر کسی شہر کا بھی دین دار و متقی آدمی نہ ہو تو حرم
شریف کا جو بھی متولی ہے وہ اس کا بھی متولی ہوگا بہ شرط لحاظ تمام شرائط مذکورہ
اگر مدینہ منورہ میں مساکین و متولیان مشروطہ بالا میں کوئی لوٹیگا تو جملہ شروط مذکورہ
کا حکم لوٹ آئے گا۔ یعنی مدیر کے اہتمام میں کوئی دخل نہ ہوگا۔ مگر جبکہ مذکورہ بالا
متولیان نہ پائے جاویں۔ میں نے ان شرطوں کے ساتھ یہ وقف کیا ہے اور شرط
صحیح اور لفظ مؤکد صریح کے ساتھ اور وضاحت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے اور
متولی شیخ عبدالرحمٰن مذکور کے جو کہ اس جگہ موجود ہیں شرعی طریق پر سپرد کر دیا ہے
اور اپنا قبضہ کلی و جزوی اٹھالیا۔ متولی نے اپنا قبضہ کر لیا۔ مناسب شرعی طریق
پر متولی مذکور نے تمام کلمات مشروع کو دوہرالیا۔

پھر واقف مذکور نے متولی عبدالرحمٰن کے دعویٰ کیا کہ اشیائے غیر منقولہ کا وقف
اگرچہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صحیح ہے۔ لیکن لازم نہیں ہے۔ اور واقف مذکور کو
وقف لوٹانا جائز ہے۔ بنابریں اس وقف کو میں نے اپنی ملک میں واپس کر لیا۔
لوٹالیا جس طرح پہلے تھا۔ اور یہ متولی مجھ سے جھگڑا کرتا ہے واپسی میں۔ میں عدالت

سے حکم چاہتا ہوں کہ متولی کا قبضہ ہٹا دیا جائے اور اسی وقت میرے سپرد کرا دیا جائے ــــــ متولی مذکور نے جواب دیا کہ واقف موصوف کے دعویٰ کے مطابق اگرچہ امام اعظم کے مذہب میں رد (واپس) کرنا صحیح ہے۔ لیکن امام ابویوسف بن یعقوب علیہ الرحمتہ کے نزدیک واقف کے صرف قول "وَقَفتُ" (میں نے وقف کیا) کہنے سے وقف لازم ہو جاتا ہے اور امام محمد علیہ الرحمتہ کے نزدیک متولی کے سپرد کر دینے سے اور مؤبد دائمی کر دینے سے ممتنع الرد اور ناقابل واپسات ہو جاتا ہے۔ مدعی و مدعی علیہ ہر دو نے اندریں معاملہ فیصلہ چاہا اپنے اپنے مدعیٰ و خواہش کے موافق۔ پس مجھ قاضی عدالت نے ائمہ کے اختلاف کو پیش نظر رکھ کر وقف مذکور کی صحت اور عموماً و خصوصاً لزوم کا حکم دیدیا۔ پس یہ وقف صحیح شرعی ہے۔ اس کا رد اور بطلان ممتنع ہے اور اس کا توڑنا امر محال ہے (ترجمہ قرآنی آیت) جس نے اس کو سننے کے بعد بدلا اس کا گناہ بدلنے والوں پر ہے بیشک اللہ سمیع و علیم ہے۔ واقف کو اللہ اجر دے گا۔ واقف کو منع کر دیا گیا کہ متولی مذکور سے معارضہ (نزاع) نہ کرے۔ رد مذکور کے دعویٰ میں۔ اس کی تصدیق کر دی گئی بنا بر طلب بتاریخ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ تحریر کیا گیا۔ فقط۔

لفظ آخر

اللہ کا شکر ہے کہ حرمین شریفین میں واقع ، ٹونک کی رباطوں کے سلسلہ میں جس قدر ضروری حالات جمع کئے جا سکتے تھے ، وہ اس کتاب کے ذریعہ پیش کئے جا رہے ہیں انسان غلطیوں اور لغزشوں کا مجموعہ ہے اس لیے حالات کی ترتیب یا اشاعت میں کسی طرح کی لغزش نظر آئے تو درگذر فرمائیں۔ اور ضروری ضروری فروگذاشت سے مطلع کریں۔

یہ کتابچہ چونکہ ، ان رباطوں کی صحیح خدمت کرنے ، ان کے ضروری حالات کو شائع کرنے ، اور اصل دستاویزات کو آئندہ کے لیے محفوظ کر دینے کی غرض سے شائع کیا جا رہا ہے - اس لیے ربِّ قُدّوس سے دعا ہے کہ وہ ان صدقات جاریہ کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان رباطوں کو وقف کرنے والی اصل بیگمات ، اور رؤسائے ٹونک کے ان ، کارہائے خیر پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ ابد تک ، اس صدقہ جاریہ کو اسی طرح آباد ، مفید اور کار آمد رکھے ، تاکہ حجاج کرام رہتی دنیا تک ان میں قیام کرکے ہر طرح کی سہولت حاصل کریں اور وقف کرنیوالی بیگمات کے لیے دعائے خیر کرتے رہیں۔

رباطوں کو وقف کرنے کی اصل غرض یہ ہے کہ جانے والے حاجی صاحبان بغیر کسی کرایہ اور غیر معمولی مصارف کے وہاں سہولت سے قیام کر سکیں اور وہاں ہر طرح کا آرام حاصل کر سکیں اسی مقصد کو سامنے رکھ کر ہم سب کو رباطوں کی خدمت کرنا چاہیئے —— منتظم حضرات ، ہندوستانی ہوں یا سعودی ، رباطوں کے خدام ہوں یا بواب وچوکیدار ، یا یہاں کی کمیٹی کے افراد ، سب ہی کو یہ مقصد سامنے رکھنا چاہیئے —— یہ بات بہرحال ماننا پڑے گی کہ وہاں قیام کی جگہ محدود ہے اور جانے والے حضرات ماشاء اللہ لامحدود ، اس لئے گنجائش کے مطابق ہی ٹونک سے اجازت نامے جاری ہو سکتے ہیں۔

—— اگر اس سے زائد کے لیے مجبور کیا جائے گا تو حجاج ہی کو تکلیف ہو گی اور وہاں جگہ نہیں مل سکے گی۔ رباطوں کے نگراں حضرات کی بھی ذمہ داری ہے کہ زمانۂ حج سے پہلے ہی رباطونکی صفائی کرالیا کریں ضروری مرمت کرائیں۔ حجاج کیساتھ اخلاق اور ہمدردی کا برتاؤ کریں۔ بواب اور چوکیداروں کو پابند کریں کہ وہ حاجیوں سے اور انکی مجبوریوں سے غلط فائدہ نہ اٹھائیں۔ اسی طرح حاجی صاحبان پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جو حضرات ، صاحب ثروت ہیں ، انہیں چاہیئے کہ وہ ایثار سے کام لیں اور دوسرے ان غریب حاجیوں کیلیے قیام کا موقع دیں جو دوسرے وسائل سے محروم ہیں۔ اسی طرح وہاں پہنچکر بواب یا چوکیدار وغیرہ کو غلط طور پر پیسے دیکر سہولتیں حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ وہاں کے نظم وضبط کا خیال رکھیں۔ بے ضرورت بجلی وپانی صرف نہ کریں اور رباط کی صفائی کا لحاظ کریں۔ اہل خیر حضرات رباطوں کی مرمت میں جسقدر تعاون کر سکتے ہوں کرنے کی کوشش کریں۔ وہاں اگر یہ تعاون ممکن نہ ہو تو یہاں کے ذمہ دار حضرات سے رابطہ پیدا کریں۔

اللہ تبارک وتعالی سے پھر دعا ہے کہ وہ ان رباطونکو اسیطرح آباد رکھے اور دن بدن مزید ترقی عطا فرمائے آمین

ہم ہیں جملہ اراکین

وقف حرمین شریفین بیگمات ٹونک - ٹونک راجستھان

اظہارِ تشکّر

اِس کتابچہ کو ختم کرتے ہوئے بڑا ظلم ہوگا، اگر میں اُن تمام افراد سے اظہارِ تشکّر نہ کردں، جنھوں نے "وقف حرمین شریفین بیگمات ٹونک" کی اِس کمیٹی کو قائم کرنے، اجازت ناموں کے اِس نظم کو باقی رکھنے، مفید مشورے دینے اور کتابچہ کی تیاری واشاعت کے سلسلہ میں تعاون فرمایا۔ ملکۂ عالیہ جمیل الزمانی بیگم صاحبہ جو مدینہ شریف کی ایک رباط کی وقف کرنے والی بھی ہیں، ملکہ عزیز الزمانی بیگم صاحبہ، اُن کے برادرِ گرامی قدر جناب مرزا رفیع اللہ بیگ صاحب، جناب مرزا مصطفےٰ بیگ صاحب، سب ہی نے متفق الخیال ہوکر اس نظم کو برقرار رکھا۔

سب سے آخر میں نواب صاحب مرحوم کے جانشین عالی جناب نواب محمد معصوم علی خاں صاحب بہادر بالقابہ نے اس کی توثیق فرمائی اور سرپرستی قبول کی۔ اِن حضرات ہی کے تعاون کا نتیجہ ہے کہ یہ کمیٹی بحمداللہ خیر و خوبی کیساتھ اپنی خدمات انجام دے رہی ہے اور حالات کی تبدیلی کے باوجود اِس نظم پر کوئی چیز اثر انداز نہیں ہوئی ہے۔

یہ کمیٹی مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ہے:۔

(۱) جناب شمس الدین احمد صاحب سابق ٹریزری آفیسر و پرائیویٹ سکریٹری نواب صاحب (صدر)

(۲) جناب حکیم سید ظہیر احمد صاحب برکاتی (رکن)
(۳) جناب حبیب الرحمٰن صاحب ایڈوکیٹ (رکن)
(۴) حکیم قاضی محمد عرفان خاں صاحب مرحوم (بعدہٗ)
(۵) حکیم محمد عمران خاں (خادم) (سیکریٹری)

بہرحال یہ سب ہی لوگ تہہ دل سے شکریہ کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور واقف حضرات کو اجرِ جزیل عطا ہوتا رہے۔ آمین

حکیم محمد عمران خان
سیکریٹری
وقف حرمین شریفین بیگمات ٹونک
ٹونک (راجستھان)

بشکریہ جناب خلیل احمد رانا صاحب
پیشکش:۔ محمد احمد ترازی